ADULTS GROUP

Above class 12

(Urdu, English and Transliteration)

RQDS

Name:___________________

Ramadan Diniyat Course 2018

Ramadan Diniyat Classes

ADULTS GROUP

NOTE:

- Each chapter of the course is in 3 parts; Urdu,Urdu in roman English & English.
- You may study the course in whichever language you are most comfortable in.
- You may attempt the test in any language.

نوٹ:

- اس کورس کا ہر سبق ۳ حصوں میں ہے، اردو، رومن اور انگریزی۔
- آپ جس زبان میں چاہیں تیاری کریں۔
- امتحان ان میں سے کسی بھی زبان میں دیا جا سکتا ہے۔

فہرست

رسالۃ الحقوق 1

روزے کے مسایل 18

کلمات قصار 30

INDEX

Risaalatul Huqooq ١

Fasting Laws ١٨

Kalemaat e Qisaar ٣٠

اولاد کا حق: تمہارے اوپر بیٹے کا یہ حق ہے تم یہ جان لو کہ وہ تمہارا ہی ہے دنیا میں تمہیں سے وابستہ ہے اور اس کا خیر وشر بھی تمہاری ہی طرف منسوب ہوتا ہے اور یہ ذمہ داری تمہاری ہے کہ اسے ادب سکھاؤ، اسکے پروردگار کی طرف اس کی راہنمائی کرو اور اسکی اطاعت میں اسکی مدد کرو اگر تم اس ذمہ داری کو پورا کرو گے تو ثواب پاؤ گے اور اگر اس کی انجادہی میں کوتاہی کرو گے تو سزا پاؤ گے۔ پس اس کے لئے اس طرح نیک عمل کرو کہ اس کا حسن وجمال دنیا میں آشکار ہو جائے اور اس کی جو بہترین سرپرستی تم نے کی ہے اور جو نتیجہ تم نے حاصل کیا ہے وہ خدا کی بارگاہ میں تمہارے اور اس کے درمیان ایک عذر ہو جائے۔

بھائی کا حق: تمہارے بھائی کا حق تمہارے اوپر یہ ہے کہ تمھیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ تمہارا ہاتھ ہے اور تمہارے لئے پشت پناہ ہے کہ جہاں تم پناہ گزیں ہوتے ہو وہ تمہاری عزت ہے کہ جس پر تم اعتماد کرتے ہو اور وہ تمہاری قوت ہے کہ جس کے ذریعہ تم حملہ کرتے ہو پس اسے خدا کی معصیت و نافرمانی کا ذریعہ و حربہ نہ بناؤ اور اس کے وسیلہ سے خدا کی مخلوق پر ظلم نہ کرو تم اس کے حق میں اس کی مدد کرو اور اس کے دشمن کے خلاف اسکی نصرت کرو اسکے اور شیطان کے درمیان حائل ہو جاؤ اور اسے نصیحت کرنے میں پورا حق ادا کرو اور اسے خدا کی طرف بلاؤ پھر اگر وہ اپنے پروردگار کا مطیع ہو جائے اور اس کے حکم کو تسلیم کرے تو فبھا، ورنہ تمہارے نزدیک خدا کو مقدم ہونا چاہئے اور اسے تمہارے لئے عظیم ہونا چاہئے۔

آزاد کرنے والے کا حق:

لیکن جس مولا نے تمہیں نعمت سے نوازا ہے اور تمہیں آزاد کیا ہے اس کا حق تمہارے اوپر یہ ہے کہ تم کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس نے تمہیں آزادی دلانے کے لئے اپنا مال خرچ کیا اور تمہیں غلامی کی ذلت و وحشت سے نکال کر حریت و آزادی کی عزت میں پہنچا دیا، ملکیت کی اسیری سے تمہیں آزاد کیا اور تمہیں غلامی کی زنجیر سے نجات دلائی، تمہارے لئے عزت کی فضا بنائی اور تمہیں قہر کی جیل سے نکالا اور تمہیں سختیوں سے رہائی دلائی اور تمہارے لئے عدل کی زبان کھولی اور ساری دنیا کو تمہارے لئے مباح کر دیا اور تمہیں، تمہارے نفس کا مالک بنا دیا اور تمہیں زندان) سے رہا کرایا اور تمہیں تمہارے پروردگار کی عبادت کے لئے آسودہ خاطر کیا، خود مالی خرچ برداشت کیا جان لو کہ وہ تمہاری حیات و ممات میں تمہارے سارے عزیزوں سے زیادہ تم سے قریب ہے پس وہ راہ خدا میں سب سے زیادہ تمہاری مدد و کمک کا مستحق ہے جب تک اسے ضرورت ہے اسے اپنے اوپر مقدم کرو۔

آزاد شدہ کا حق:

جو غلام تم نے آزاد کر دیا اس کا تمہارے اوپر یہ حق ہے کہ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ خدا نے تمہیں اس کا حمایت کرنے والا، پشت پناہ اور مددگار بنایا ہے اور اسے تمہارے اور اپنے درمیان وسیلہ قرار دیا ہے سزاوار ہے کہ وہ تمہیں جہنم سے نجات عطا کرے اور اس کا یہ ثواب آخرت میں تمہیں نصیب ہو اور دنیا میں بھی اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو تو تمہیں اس کے وارث ہو کیونکہ تم نے اس پر پیسہ خرچ کیا ہے اور اس کو آزاد کیا ہے اور اس کے حق کو قائم کیا ہے اگر تم ان چیزوں کا خیال نہیں رکھو گے تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ اس کی میراث تمہارے لئے پاک نہیں ہوگی۔

احسان کرنے والے کا حق:

جس نے تم پر احسان کیا ہے اس کا تم پر یہ حق ہے کہ اس کا شکریہ ادا کرو اور اس کا ذکر خیر کرو اور اس کی اچھی باتوں کو پھیلاؤ اور اس کے لئے خلوص کے ساتھ خدا سے دعا کرو کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو گویا تم نے کھلم کھلا اور خفیہ طور پر اس کا شکریہ ادا کیا پھر اگر تمہاری استطاعت میں ہو تو اس کا بدلہ دو ورنہ اس کے انتظار میں رہو اور اس کام کے لئے خود کو تیار رکھو۔

مؤذّن کا حق:

لیکن موذن کا حق تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ تمہیں تمہارے پروردگار کو یاد دلانے والا ہے اور تمہیں تمہارے حصہ کی طرف بلانے والا ہے اور جو فریضہ خدا نے تم پر واجب کیا ہے اس میں وہ تمہارا بہترین مددگار ہے تمہیں اس کی قدر اسی طرح کرنا چاہئے جس طرح تم اپنے محسن کی قدر کرتے ہو اگر تم اپنے گھر میں اس سے بدگمان ہو تو اس کے اس کام میں، بدگمانی نہ کرو جو کہ وہ خدا کے لیے کر رہا ہے اور یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو کہ یہ خدا کی طرف سے تمہارے لئے ایک نعمت ہے پس اللہ کی نعمت کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور ہر حال میں اس پر خدا کا شکر ادا کرو خدا کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

اس حق کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو اس بات کی طرف متوجہ ہونا چاہئے کہ اس پر موذن کا حق ہے کیونکہ وہ ایک عظیم کام انجام دیتا ہے:

امام جماعت کا حق:

لیکن پیش نماز کا تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس نے تمہارے اور خدا کے درمیان رابطہ کی اور تمہیں تمہارے پروردگار کی طرف لے جانے کی ذمہ داری قبول کی ہے اس موقعہ پر وہ تمہاری ترجمانی کرتا ہے اسکی طرف سے تم کچھ بھی نہیں کہتے ہو، وہ تمہارے لئے دعا کرتا ہے تم اس کے

لئے دعا نہیں کرتے ہو وہ تمہارے لئے طلب کرتا ہے، تم اس کے لئے طلب نہیں کرتے اس نے خدا کی بارگاہ میں کھڑے ہونے اور تمہارے لئے اس سے سوال کرنے کو اپنے ذمہ لیا ہے جبکہ تم نے اس کی طرف سے کوئی چیز اپنے ذمہ نہیں لی ہے اگر اس کام میں کوئی نقص ہوگا تو اس کا خمیازہ اسی کو بھگتنا پڑے گا نہ کہ تم کو اگر وہ گناہ کریگا تو اس کے گناہ میں تم اس کے شریک نہیں ہو اور اسے تم پر برتری نہیں ہے وہ تمہاری سپر بن گیا ہے اور اپنی نماز کو اس نے تمہاری نماز کی سپر بنا دیا ہے۔ لہذا اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ خدا کی قوت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

ہمنشین کا حق:

ہمنشین کا حق یہ ہے کہ اس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ خندہ پیشانی سے اس کا استقبال کرو اور اسے خوش آمدید کہو۔ اور اس سے گفتگو کے دوران انصاف سے کام لو اس سے یک بیک توجہ نہ ہٹاؤ اور اس سے گفتگو میں تمہارا مقصد اسے سمجھانا ہو، اگر اس ہمنشینی میں تم نے پہل کی ہے اور اس کے ہمنشین بنے ہو تو تمہیں اختیار ہے کہ جس وقت چاہو اٹھو لیکن اگر اس نے تم سے ہمنشینی کا آغاز کیا ہے تو اختیار اس کو ہے مگر یہ کہ تم اس سے اجازت حاصل کرو، خدا کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

ہمسایہ کا حق:

ہمسایہ کا حق یہ ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں اس کی عزت و آبرو کی حفاظت کرو اور اس کی موجودگی میں اس کا احترام کرو اور ہر حال میں اسکی مدد و معاونت کرو اس کے راز کی ٹوہ میں نہ رہو اور اسکی کمزوریوں کی تلاش میں نہ رہو پھر اگر نہ چاہتے ہوئے بھی آسانی سے تمہیں اسکی کوئی کمزوری معلوم ہو جائے تو تم اس کے لئے محکم و مضبوط قلعہ اور ایسا ضخیم و دبیز پردہ بن جاؤ کہ اگر اسے نیزوں سے بھی تلاش کیا جائے تو بھی اس کا سراغ نہ ملے کیونکہ وہ پیچیدہ اور مستور ہے۔ اور اس کے خلاف باتوں پر کان نہ دھرو کہ اس کو خبر تک نہ ہو اور اسے سختیوں اور مشکلات میں چھوڑ کر الگ نہ ہو جاؤ اور جب اس کے پاس کوئی نعمت دیکھو تو اس پر حسد نہ کرو۔ اسکی لغزشوں سے درگزر اور اس کے گناہوں سے چشم پوشی کرو اور اگر وہ تمہارے بارے میں جہالت کر بیٹھے تو تم اسے برداشت کرو اور اس کے ساتھ مسالمت و صلح آمیز برتاؤ کرو، اس پر سب و شتم نہ کرو اور اگر کسی ناصح نے اسے دھوکا دیا ہے تو تم اس کا سد باب کرو اس کے ساتھ شریف کی طرح بسر کرو اور جان لو کہ خدا کی قدرت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

ساتھی کا حق:

لیکن تمہارے رفیق اور ساتھی کا حق یہ ہے کہ جہاں تک تم سے ہو سکے اس کے ساتھ بخشش و فضل کرتے رہو اور اگر یہ نہ کر سکو تو کم از کم اس کے ساتھ انصاف سے کام لو اور جس طرح وہ تمہارا احترام و اکرام کرتا ہے اسی طرح تم بھی اس کا احترام و اکرام کرو، جس طرح وہ تمہاری حفاظت کی کوشش کرتا ہے اسی طرح تم بھی اس کی حفاظت کی کوشش کرو کسی بھی اچھے کام میں اسے تم سے آگے نہیں جانا چاہئے اور اگر وہ تمہارے اوپر سبقت لے گیا تو تم اسکی تلافی کرو اور اسے اتنی محبت دینے میں دریغ نہ کرو کہ جتنی کا وہ مستحق ہے، تم اپنے اوپر یہ لازم کر لو کہ اس کے خیر خواہ محافظ اور اپنے رب کی طاعت میں اس کے مددگار رہو گے اور اس سلسلہ میں اسکی مدد کرو گے کہ وہ اپنے پروردگار کی معصیت کا ارادہ بھی نہیں کرو گے پھر تمہیں اس کے لئے محبت کا سرمایہ ہونا چاہئے نہ کہ عذاب کا، خدا کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

شریک کا حق:

شریک کا حق یہ ہے کہ اگر وہ موجود نہ ہو تو تم اس کے امور کو انجام دو اور اگر موجود ہو تو اسے اپنے برابر قرار دو اور اس سے مشورہ کے بغیر کوئی ارادہ و منصوبہ نہ بناؤ اور اس کے لئے اس کے مال کی حفاظت کرو اور اس کے ساتھ کم و زیادہ خیانت نہ کرو کیونکہ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ دو شریکوں کے اوپر اس وقت تک خدا کا ہاتھ ہے جب تک انہوں نے خیانت نہیں کی ہے۔ اور خدا کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

مال کا حق:

مال کا حق یہ ہے کہ اسے حلال طریقہ ہی سے حاصل کرو اور حلال راہ میں ہی خرچ کرو اور بیجا خرچ نہ کرو، صحیح راستہ سے منتقل کرو اور جو مال تمہارے پاس ہے وہ خدا کا مال ہے اسے راہ خدا میں ہی خرچ کرو اور اس چیز میں صرف کرو جو خدا تک رسائی کا سبب ہو اور جو تمہارا شکر گزار نہیں ہے اسے اپنے اوپر مقدم نہ کرو، تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ اس سلسلہ میں طاعت ترک نہ کرو کہ وہ دوسروں کیلئے تمہاری میراث بن جائے اور تم وارث کے معاون قرار پاؤ اور وہ اس کو تم سے بہتر راستہ میں اور طاعت خدا میں خرچ کرے، اسے اس کا فائدہ ہو اور گناہ و افسوس تمہارے حصہ میں آئے، اور خدا کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

قرض خواہ کا حق:

تمہارے قرض خواہ کا حق یہ ہے کہ اگر تمہاری استطاعت میں ہے تو اس کا قرض ادا کر دو اور اس کا کام چلا دو اور اسے بے نیاز کر دو، ٹال مٹول کر کے اسے پریشان نہ کرو کہ رسولؐ نے فرمایا ہے: ثروت مند کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور اگر تم تنگ دست ہو تو اس سے نرم لہجہ میں بات کرو، مہلت طلب کرو اور سلیقہ سے واپس کر دو کہ تم نے اس کا مال لے رکھا ہے اس سے بد سلوکی نہ کرو کیونکہ یہ پست اور گری ہوئی بات ہے، خدا کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

معاشر کا حق:

تمہارے اوپر معاشر کا حق یہ ہے کہ اسے فریب نہ دو، اس سے دغا نہ کرو، اس سے جھوٹ نہ بولو، اس کو غافل نہ کرو اور اس کے ساتھ دشمن جیسا سلوک نہ کرو کہ جو مدّ مقابل کا کوئی پاس ولحاظ نہیں کرتا ہے اگر وہ تم پر اعتماد کرتا ہے تو جہاں تک ہو سکے اس کیلئے کوشش کرو اور یہ بات تم جانتے ہو کہ اعتماد کرنے والے کو دھوکا دینا سود کی مانند ہے اور خدا کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

مدّعی اور مدّعا علیہ کا حق:

جس شخص نے تم پر دعویٰ کیا ہے اس کا تم پر یہ حق ہے کہ اگر وہ اپنے دعوے میں سچا ہے تو اس کی دلیل کو باطل نہ قرار دو اور اس کے دعوے پر خط تنسیخ نہ کھینچو بلکہ اس موقع پر تم اپنے مخالف بن جاؤ اور اس کے حق میں اپنے خلاف فیصلہ کرو اور گواہوں کی گواہی کے بغیر اس کے حق کے گواہ بن جاؤ کیونکہ یہ تمہارے اوپر خدا کا حق ہے اور اگر اس نے تمہارے اوپر جھوٹا دعویٰ کیا ہے تو اس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ، اس کو ڈراؤ، اسے اس کے دین کی قسم دو اور خدا کو یاد دلا کر اس کی شدت و تندی کو گھٹاؤ، اس کے ساتھ سخت کلامی سے پیش نہ آؤ کیونکہ یہ کام دشمن کے ظلم کو تم سے نہیں ہٹا سکتا، بلکہ اس سے تم گناہ کے مرتکب ہو گے اور اس کے باعث دشمن کی تلوار تمہارے لئے اور زیادہ تیز ہو جائے گی کیونکہ بری بات شر انگیز ہوتی ہے جبکہ نیک اور اچھی بات برائی کی جڑ کاٹ دیتی ہے۔ اور خدا کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

لیکن جس پر تم نے دعویٰ کیا ہے اس کا تمہارے اوپر یہ حق ہے کہ اگر تم اس دعوے میں حق بجانب ہو تو اس سے حق لینے کیلئے تحمل و صبر سے کام لو کیونکہ مدعا علیہ کیلئے دعویٰ شدید جھٹکا ہے اسے آرام کے ساتھ اپنی دلیل سمجھاؤ اسے مہلت دو اور واضح و روشن بیان کے ذریعہ اس سے پوری مہربانی کے ساتھ پیش آؤ اور اس کے ساتھ قیل و قال سے جو جھگڑا ہو جاتا ہے اس کے سبب اپنی دلیل سے دست کشی اختیار نہ کرو کہ تمہارے ہاتھ سے دلیل نکل جائے، اور پھر تم اس کی تلافی نہ کر سکو، خدا کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

مشورہ لینے والے کا حق:

جو تم سے مشورہ لیتا ہے اس کا حق یہ ہے کہ اگر اس کے کام کے بارے میں تمہارے پاس کوئی رائے ہے تو اس کی نصیحت و خیر خواہی کے لیے کوشش کرو اور تم جو کچھ جانتے ہو وہ اسے سمجھاؤ اور اس سے یہ کہو کہ اگر تم اس کی جگہ ہوتے تو اس پر عمل کرتے یہ اس لیے ہے تا کہ تمہاری طرف سے اس پر مہربانی ہو کیونکہ نرمی و مہربانی وحشت کو ختم کر دیتی ہے سختی وحشت پیدا کرتی ہے اور اگر تم اسے کوئی مشورہ نہیں دے سکتے لیکن تمہاری نظر میں کوئی ایسا آدمی ہو جس پر تمہیں اعتماد ہے اور اس سے مشورہ لینے کو پسند کرتے ہو تو اس کی طرف اس کی راہنمائی کر دو اور اسے اس کا پتا بتا دو اس کے بارے میں کوئی کوتاہی نہ کرو اور اس کو نصیحت کرنے میں دریغ نہ کرو، خدا کی پناہ کے علاوہ کوئی پناہ نہیں اور اس کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

مشاور کا حق:

لیکن جو تمہارا مشیر ہے اور تمہیں مشورہ دیتا ہے اس کا تمہارے اوپر یہ حق ہے کہ اگر اس کی رائے تمہارے موافق نہ ہو تو تم اسے متہم نہ کرو، کیونکہ نظریات اور رایوں کے لحاظ سے لوگ مختلف ہوتے ہیں پھر اگر اس کی رائے میں تمہیں کوئی خرابی نظر آئے تو تمہیں اختیار ہے لیکن اسے متہم کرنا جائز نہیں ہے خصوصاً جب تمہارے نزدیک اس میں مشورت کے شرائط پائے جاتے ہوں۔ اور اگر وہ تمہیں نیک مشورہ دے تو اس کے شکریہ اور خدا کی حمد وثناء کو فراموش نہ کرو اور اس انتظار میں رہو کہ اگر وہ کبھی تم سے مشورہ کرے تو تم اسے اسکی جزاء ایسی ہی دو۔ خدا کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

نصیحت طلب کرنے والے کا حق:

جو تم سے نصیحت چاہتا ہے اس کا حق یہ ہے کہ اسے اتنی نصیحت کرو جتنا اس کا استحقاق ہے اور جتنی کو وہ برداشت کر سکتا ہے اور اس انداز میں نصیحت کرو کہ اس کے کان کو بھلی لگے، اس سے اسکی عقل کے مطابق بات کرو کیونکہ ہر عقل کے لئے ایک مخصوص انداز سخن ہوتا ہے وہ اسی کو سمجھتی ہے اور تمہارا انداز و چلن نرم ہونا چاہئے۔

نصیحت کرنے والے کا حق:

نصیحت کرنے والے کا حق یہ ہے کہ اس سے نرمی و خاکساری کے ساتھ پیش آؤ قلبی طور پر اس کی طرف جھک جاؤ اور اس کی طرف کان لگاؤ تاکہ اس کی بات کو سمجھ جاؤ، پھر اس کی نصیحت کے بارے میں غور کرو اگر اس کی بات صحیح ہے تو اس پر خدا کا شکر ادا کرو اور اس کو قبول کر لو اور اس کی نصیحت کی قدر کرو اور اگر اس کی بات صحیح نہیں ہے تو اس پر مہربان رہو اور اس کو متہم نہ کرو، تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس نے تمہاری خیر خواہی میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ ہے ہاں اس سے غلطی ہوئی ہے، اگر وہ تمہارے نزدیک تہمت کا مستحق ہو تو پھر کسی بھی حال میں اس کی کسی بات پر اعتماد نہ کرو، خدا کی عنایت و قدرت کے علاوہ کوئی طاقت وقدرت نہیں ہے۔

بزرگ کا حق:

بزرگ کا حق یہ ہے کہ تم اس کے سن و عمر کے لحاظ سے اس کا احترام کرو اور اس کے حق کو اہمیت دو اور اگر وہ اسلام میں فضیلت رکھتا ہے تو اس کے اسلام کو بزرگ و عظیم سمجھو اور دشمنی میں اس سے مقابلہ کرنے سے پرہیز کرو اور راستہ میں اس کے آگے آگے چلو اور نہ اس پر سبقت کرو اور اس سے جہالت و نادانی سے پیش نہ آؤ اور اگر وہ تمہارے ساتھ ایسا کرے تو تم برداشت کرو اور اس کے اسلام و بزرگی کی وجہ سے اسکی تعظیم کرو کیونکہ بزرگی و سن درازی بھی اسلام کے برابر ہے۔ خدا کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

چھوٹے کا حق:

کمسن و بچہ کا حق یہ ہے کہ اس کے ساتھ محبت سے پیش آؤ اس کی پرورش کرو، اس کو تعلیم دو، اس سے درگزر کرو، اسے لباس پہناؤ، اس کے ساتھ نرم رویہ رکھو، اس کی مدد کرو اور اس کی بچکانہ حرکتوں پر پردہ ڈال دو کیونکہ یہ چیز توبہ کا باعث ہے، اس کی رعایت کرو اور اسے بھڑکاؤ نہیں کیونکہ یہ بات اس کے رشد سے قریب ہے۔

سائل کا حق یہ ہے کہ اگر تمہارے پاس صدقہ تیار ہے تو اسے دیدو اور اس کی ضرورت کو پورا کر دو اور اس کی ناداری کے برطرف ہونے کی دعا کرو اور اس کی طلب میں اسکی مدد کرو اور اگر تمہیں اس کی صدق بیانی میں شک ہو اور اس سلسلہ میں اس پر پہلے تہمت لگائی جا چکی ہو اور تمہیں اس کا یقین نہ ہو تو اس تہمت کی پروانہ کرو ہوسکتا ہے شیطان تمہیں تمہارے حصہ سے محروم کرنا چاہتا ہو اور وہ تمہارے اور تمہارے رب کے تقرب میں حائل ہونا چاہتا ہو۔ لہٰذا اسے اس کے حال پر چھوڑ دو اور اسے شائستہ جواب دو اور اس صورت میں بھی اگر اسے کچھ دیدو تو یہ بہت اچھا ہے۔

مسؤل کا حق:

جس سے سوال کیا جاتا ہے، جس سے طلب کیا جاتا ہے اس کا حق یہ ہے کہ اگر اس نے کچھ دیا ہے تو اسے شکریہ کے ساتھ قبول کرلو اور اسکی قدر کرو اور اگر وہ کچھ نہ دے سکے تو اسے معاف کردے اور اس کے بارے میں حسن ظن رکھے اور یہ جان لو کہ اگر منع کیا ہے تو اپنے ہی ضرر میں منع کیا ہے اس میں اس کا کوئی نقصان نہیں ہے خواہ وہ ظالم ہی ہو کیونکہ انسان ظالم ہے اور حق کو چھپانے والا ہے۔

خوش کرنے والے کا حق:

جس شخص کے ذریعہ خدا نے تمہیں خوش و مسرور کیا ہے اس کا حق یہ ہے کہ اگر اس کا ارادہ تمہیں خوش کرنا تھا تو پہلے اس کا شکریہ ادا کرو اور پھر اسے اتنی جزاء دو کہ جتنا اس نے تمہیں خوش کیا ہے اور ہمیشہ اس کے احسان کا بدلہ چکانے کی فکر میں رہو اور اگر اس کا ارادہ تمہیں خوش کرنا نہیں تھا تو خدا کی حمد اور اس کا شکر ادا کرو اور یہ جان لو کہ یہ خوشی اسی کی طرف سے ہے اور چونکہ وہ تمہارے لئے خدا کی نعمتوں کا سبب بنا ہے اس لئے اس سے محبت کرو اور اس کے لئے خیر خواہ رہو۔ کیونکہ نعمتوں کے اسباب بھی نعمت ہیں چاہے کہیں بھی ہوں اور وہ اس کا قصد بھی نہ رکھتا ہو۔

اس کا حق جس نے تمھارے ساتھ برائی کی ہے:

لیکن اس کا حق کہ جس نے قول وفعل سے تمہارے ساتھ برائی کی ہے۔ اگر اس نے جان بوجھکر ایسا کیا ہے تو بہتر یہ ہے کہ اس سے درگزر کروتا کہ کدورت کی جڑ کٹ جائے اور خلق خدا میں سے اس جیسے بہت سے لوگوں کے ساتھ شائستہ طریقہ سے پیش آؤ کیونکہ خداوند عالم کا ارشاد ہے: جس نے اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد انتقام لے لیا تو اس پر کوئی الزام نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ نیز ارشاد ہے: یہ کام صحیح ہے پھر فرمایا ہے: اگر سزادو تو ویسی ہی سزادو جیسی تمہیں دی گئی تھی لیکن اگر تم صبر کرو تو یہ صابروں کیلئے بہتر ہے یہ تو عمدی صورت میں ہے۔

ہم مذہب کا حق:

عام طور سے تمہارے ہم مذہب کا تمہارے اوپر یہ حق ہے کہ تہ دل سے ان کی خیریت وسلامتی طلب کرو اور ان کے لئے رحم ومہربانی کے پر پھیلاؤ اور ان کی خاطر تواضع کرو ان سے انس والفت پیدا کرو، ان کی اصلاح کرو اور اس کا شکریہ ادا کرو کہ جس نے اپنے، ان کے اور تمہارے اوپر احسان کیا ہے کیونکہ اس کا اپنے اوپر احسان کرنا ایسا ہی ہے جیسا تمہارے اوپر احسان کیا ہو اس لئے کہ تمہیں اذیت وتکلیف نہیں دی ہے اور اپنے خرچ سے تمہیں بے نیاز رکھا ہے اور اپنے کو تم سے باز رکھا ہے پس تم ان سب کے لئے دعا کرو اور اپنی نصرت سے ان سب کی مدد کرو اور ان میں سے ہر ایک کیلئے ایک مخصوص مقام و مرتبہ قرار دو۔ ان کے بزرگ کو اپنے والد کی جگہ سمجھو اور انکے بچوں کو اپنی اولاد کے برابر سمجھو اور درمیانی عمر والے کو اپنا بھائی قرار دو اور جو بھی تمہارے پاس آئے، لطف ومہربانی سے اس کی دل جوئی کرو اور اپنے بھائی کو بھائی کے حق سے مالا مال کردو۔

اہل کتاب کا حق:

لیکن اہل ذمہ یعنی اسلام کی پناہ میں رہنے والوں کا حق یہ ہے کہ ان کی اس چیز کو قبول کرلو جس کو خدا نے قبول کیا ہے اور اس عہد وذمہ داری کو پورا کرو جو خدا نے ان کے لیے مقرر کی ہے اور اگر وہ مجبور ہوں یا اسے چاہیں تو وہ انھیں دو اور ان سے معاملہ میں خدا کے حکم پر عمل کرو اور چونکہ وہ اسلام کی پناہ میں ہیں لہذا خدا اور رسولؐ کے عہد وپیمان کو وفا کرنے کے لیے ان پر ظلم نہ کرو کیونکہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ فرمایا: جس نے اس شخص پر ظلم کیا جس سے معاملہ کیا ہے میں اس کا دشمن ومخالف ہوں، اللہ سے ڈر خدا کی طاقت وقوت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔[1]

[1] Urdu translation from Ayeena e Huqooq

24) Aulaad ka haq:

Tumhare uppar bete ka ye haq hai tum ye jaan lo ke wo tumhara hi hai dunya me tumhi se wabasta hai aur uska khair aur shar bhi tumhari taraf mansoob hota hai aur ye zimmedari tumhari hai ke usey adab sikhaao, uske parwardigaar ki taraf uski rehnumaai karwao aur uski eta'at me uski madad karo agar tum is zimmedari ko pura karogey to sawaab paogey aur agar iski anjaamdehi me kotaahi karogey to sazaa paogey. Pus is ke lie is tarah naik amal karo ke uska husn o Jamaal dunya me aashkaar hojaai aur iski jo behtareen sarparasty tumne ki hai aur jo nateeja tumne haasil kia hai wo khuda ki bargaah me tumhare aur is ke darmyaan aik uzr hojaai.

25) Bhai ka haq:

Tumhare Bhai ka haq tumhare uppar ye hai ke tumhe maloom hona chaie ke wo tumhara haath hai aur tumhare lie pusht panaah hai ke jahan tum panah guzeen hote ho wo tumhari izzat hai ke jasper tum aitmaad karte ho aur wo tumhari quwwat hai ke jiske zarye tum hamla karte ho pus usey khuda ki maasiyta o nafarmani ka zarya o harba na banaao aur iske wasilay se khuda ki makhlooq par zulm na karo tum iske haq me iski madad karo aur iske dushman ke khilaaf iski nusrat karo iske aur shaitaan ke darmyaan haael ho jaao aur usey naseehat karne me pura haq ada karo aur usey khuda ki taraf bulaao phir agar wo apne parwardigaar ka mutee' ho jaai aur uske hokum ko tasleem kare to fabeha, warna tumhare nazdeek khuda ko muqaddam hona chaie au rise tumhare lie azeem hona chaie.

26) Azaad karne wale ka haq:

Lekin jis mola ne tumhe naimat se nawaza hai aur tumhe azaad kia hai uska haq tumhare uppar ye hai tum ko ye maloom hona chai eke usne tumhe azaadi dilane ke lie apna maal kharch kia aur tumhe ghulaami ki zillat o wehshat se nikaal kar hurriyat o azaadi ki izzat me pohcha dia, milkiyat ki aseeri se tumhe azaad kia aur tumhe ghulaami ki zanjeer se nijaat dilaai, tumhare lie izzat ki fiza banai aur tumhe qabr ki jail se nikala aur tumhe sakhtyon se rihaai dilaai aur tumhare lie adl ki zabaan kholi aur saari dunya ko tumhare lie mubaah kar dia aur tumhe, tumhare nafs ka maalik bana dia aur tumhe zindaan se rihaa karaya aur tumhe tumhare parwardigaar ki ibadat ke lie asooda khaatir kia, khud maali kharch bardaasht kia jaan lo ke wo tumhari hayaat o mamaat me tumhare saare azeezon se zyada tum se qareeb hai pus wo khuda mai sab se zyada tumhari madad o kumak ka musteheq hai jab tak ise zarurat hai usey apne uppar muqaddam karo.

27) Azaad shuda ka haq:

Jo ghulaam tumne azaad kar dia uska tumhare uppar ye haq hai ke tumhe maloom hona chai eke khuda ne tumhe is ka himayat karne wala, pusht panaah aur madadgaar banaya hai aur usey tumhare aur apne darmyaan wasila qarar dia hai sazawaar hai ke wo tumhe Jahannam se nijaat ataa kare aur is ka ye sawaab aakhirat me tumhe naseeb ho aur dunya me bhi agar is ka koi waaris na ho to tumhe iska waris ho kyunke tumne is par paisa kharch kia hai aur is ko azaad kia hai aur iske haq ko qaaim kia hai agar tum in cheezon ka khayaal nahi rakhogey to is baat ka andesha hai ke is ki meeraas tumhare lie paak nahi hogy.

28) Ehsaan karne wale ka haq:

Jisne tum par ehsaan kia hai uska tum par ye haq hai is ka shukria ada karo aur iska zikr e khair karo aur iski achi baton ko phailaao aur iske lie khuloos ke saath khuda se dua karo kyunke agar tum ne asa kia to goya tum ne khullam khulla aur khufya tor par is ka shukria ada

kia phir agar tumhari estetaat ho to iska badla do warna iske intezaar me raho aur uske kaam ke lie khud ko tayyar rakho.

29) Muazzin ka haq:

Lekin muazzin ka haq tumhe maloom hona chai eke wo tumhe tumhare parwardigaar ko yaad dilane wala hai aur tumhe tumhare hisse ki taraf bulane wala hai aur jo fareeza khuda ne tum par waajib kia hai usme wo tumhara behtareen madadgaar hai aur tumhe iski qadar isi tarah karni chaie jis tarah tum apne mohsin ki qadar karte ho agar tum apne ghar me isse budgumaan ho to uske kaam me budgumaani na karo jo ke wo khuda ke lie kar raha hai aur ye baat tum achi tarah jante ho ke ye khuda ki taraf se tumhare lie aik nemat hai pus allah ki nemat ke saath acha sulook karo aur har haal me ispar khuda shukr ada karo khuda ki etaat ke alawa koi taqat nahi hai.

Is haq ka khulasa ye hai ke insaan ko is baat ki taraf mutawajjah hona chaie ke is par muazzin ka haq hai kyunke wo aik azeem kaam anjaam deta hai.

30) Imam e jamaat ka haq:

Lekin paishe namaz ka tum par ye haq hai ke tumhe ye maloom hona chaie ke is ne tumhare aur khuda ke darmyaan raabta ki aur tumhe tumhare parwardigaar ki taraf le jaane ki zimmedari qubool ki hai is moqe par wo tumhari tarjumaani karta hai iski taraf se tum kuch bhi nahi kehte ho, wo tumhare lie dua karta hai tum iske lie dua nahi karte ho wo tumhare lie talab karta hai, tum is ke lie talab nahi karte is ne khuda ki baargaah me khare hone aur tumhare lie is se sawaal karne ko apne zimme lia hai jabke tum ne is ki taraf se koi cheez apne zimme nahi li hai agar is kaam me koi naqs hoga to iska khamyaaza usi ko bhugatna pare ga na ke tum ko agar wo gunah kare ga to uske gunah me tum iske shareek nahi ho aur use tum par bartary nahi hai wo tumhari sipar ban gaya aur apni namaz ko usne tumhari namaz ki sipar bana dia hai.lihaza is ka shukria ada karna chaie. Khuda ki quwwat ke alawa koi taqat nahi hai.

31) Hamnasheen ka haq:

Hamnasheen ka haq ye hai ke uske saath narmi se pesh aao.khanda peshaani se is ka istaqbaal karo aur ise khush amdeed kaho. Aur isse guftugu ke douran insaaf se kaam lo usse yak bayak tawajjah na hatao aur isse guftugu me tumhara maqsad use samjhana ho, agar is hamnasheeni mai yum ne pehel ki hai aur is ke hamnasheen bane ho to tumhe ikhtyaar hai ke jis waqt chaaho utho lekin agar isne tum se hamnasheeni ka aghaaz kia hai to ikhtyaar isko hai magar ye ke tum is se ijazat haasil karo, khuda ki taqat ke alawa koi taqat nahi hai.

32) Hamsaye ka haq:

Hamsaye ka haq ye hai ke iski adam mojudgy mai is ki iazzat o aabru ki hifazat karo aur iski mojudgi me iska ehtraam karo aur har haal mai uski madad o mu'awinat karo iske raaz ki toh me na raho aur iskikamzoryon ki talaash mai na raho phir agar na chaahte hue bhi asaani se tumhe iski koi kamzori maloom ho jaai to tum iske lie mohkam o mazboot qila'a aur aesa zakheem o dabeez parda ban jaao ke agar ise naizon se bhi talaash kia jaai to bhi iska suraagh na mile kyun ke wo paicheeda aur mastoor hai.aur iske khilaaf baaton par kaan na dharo ke isko khabar tak na ho aur use sakhtyon aur mushkilaat mai chor kar alag na ho jaao aur jab iske paas koi nemat dekho to ispar hasad na karo. Iski laghzishon se darguzar karo uske gunahon se chashm poshi karo aur agar wo tumhare baare me jihalat kar bethe to tum use bardaasht karo aur uske saath musaalihat o sulaah amaiz bartaao karo, is par sab o shitam na karo aur agar kisi naaseh ne ise dhoka dia hai to tum is ka sadde baab karo iske saath shareef ki tarah basar karo aur jaan lo ke khuda ki qudrat ke alawa koi taqat nahi hai.

33) <u>Saathi ka haq:</u>

Lekin tumhare rafeeq aur saathi ka haq ye hai ke jahan tak tum se ho sake uske saath bakhshish o fazl karte raho aur agar ye na kar sako to kam az kam iske saath insaaf se kaam lo aur jis tarah wo tumhara ehtraam o ikraam karta hai isi tarah tum bhi is ka ehtraam o ikraam karo, jis tarah wo tumhari hifazat ki koshish karta hai is tarah tum bhi iski hifazat ki koshish karo kisi bhi ache kaam me use tum se agey nahi jana chaie aur agar wo tumhare uppar sabqat le gaya to tum uski talaafi karo au rise itni muhabbat dene me daregh na karo ke jitni ka wo musteheq hai, tum apne uppar ye laazim karlo ke iske khair khuwaah muhafiz ho aur apne rab ki eta'at mai is ke madadgaar rahogey aur is silsilay me iski madad karo g eke wo apne parwardigaar ki ma'siyat ka iraada bhi nahi karoge phir tumhe is ke lie muhabbat ka sarmaya hona chaie na ke azaab ka, khuda ki taqat ke alawa koi taqat nahi.

34) <u>Shareek ka haq:</u>

Shareek ka haq ye hai ke agar wo mojud na ho to tum iske umoor ko anjaam do aur agar mojud ho to ise apne barabar qarar do aur is se mashwara kie baghair koi irada o mansuba na banao aur iske lie iske maal ki hifazat karo aur is ke saath kam o zyada khayanat na karo kyunke hame ye khabar mili hai ke do(2) shareekon ke uppar is waqt tak khuda ka haath hai jab tak inhun ne khayanat nahi ki hai. aur khuda ke alawa koi taqat nahi hai.

35) <u>Maal ka haq:</u>

Maal ka haq ye hai ke ise halaal tareeqe se haasil karo aur halaal raah me hi kharch karo aur bejaa kharch na karo, sahee raaste se muntaqil karo aur jo maal tumhare paas hai wo khuda ka maal hai ise raah e khuda me hi kharch karo aur is cheez me sarf karo jo khuda tak rasaai ka sabab ho aur jo tumhara shukrguzaar nahi hai ise apne uppar muqaddam na karo, tumhare haq me yahi behtar hai ke is silsile me ta'at tark na karo ke wo dusron ke lie tumhari meeras ban jaai aur tum waaris ke mua'win qarar paao aur wo isko tum se behtar raaste me aur etaat e khuda me kharch kare, ise is ka faaida ho aur gunah o afsos tumhare hisse me aai, aur khuda ki taqat ke alawa koi taqat nahi hai.

36) <u>Qarz khuwaah ka haq:</u>

Tumhare qarz khuwaah ka haq ye hai k agar tumhari esteta'at mai hai to is ka qarz ada kardo aur is ka kaam chala do aur ise benyaaz kar do, taal matol kar ke ise pareshan na karo ke rasul (saww) ne farmaya hai: Sarwat mand ka taal matol karna zulm hai aur agar tum tangdast ho to is se narm lehje me baat karo, mohlat talab karo aur saleeqe se wapis kardo ke tum ne is ka maal le rakha hai is se budsulooki na karo kyun ke ye past aur giri hui baat hai, khuda ke alawa koi taqat nahi hai.

37) <u>Ma'shir ka haq:</u>

Tumhare uppar Mua'shir ka haq ye hai ke ise faraib na do, is se dagha na kro, isse jhoot na bolo, isko ghaafil na karo aur is ke saath dushman jesa sulook na karo k jo madde muqaabil ka koi paas o lihaaz nahi karta hai agar wo tum par aitmaad karta hai to jahan tak ho sake us ke lie koshish kro aur ye baat tum jaante ho ke aitmaad karne wale ko dhoka dena sood ki manind hai aur khuda ke alawa koi taqat nahi.

38) <u>Muddai Or Muda'a alayh Ka Haq</u>

Jis shakhs nai tum par daawa kiya hai us ka tum tum par ye haq hai kai agar wo daawai mai sacha hai toh uski daleel ko batil na qaraar do or uskey daawai per khat tasnseekh na khaincho balkai is moqai per tum apney mukhalif bun jao or uskey haq mai apney khilaf faisla karo or gawaho ki gawahi kai bagair uskey haq ka gawah ban jao kunkey ye tumhare uper khuda ka haq hai or agar usnai tumhare uper jhoota daawa kiya hai toh uskey saath narmi sai

paish aao , usko darao , usko uskey deen ki qasam do or khuda ko yaad dila kar uski shiddat or tangi ko ghatao or uskey saath sakht aalami se paish na aao kyun kai ye kaam dushman kai zulm ko tumsey nahi hata sakta balkai ussey tum gunaho kai bais dushman ki talwar tumharey liye or ziyada taiz hojai gi kyun kai buri baat sharangaiz hoti hai jab kai naik or achi baat burai ki jar kaat daiti hai. Or khuda ki taqaat kai ilawa koi taqaat nahi hai

Lekin jis par tum ne daawa kia hai us ka tumhare upar ye haqq hai ke agar tum is daawe me haqq ba jaanib ho to is se haqq lene ke lie tahammul aur sabr se kaam lo kyunke mudda'a 'alayy ke lie daawa shaded jhatka hai ise araam ke sath apni daleel samjaho ise mohlat do aur wazeh aur roshan bayaan ke zariye is se poori meherbaani ke saath pesh ao aur is ke saath qeel o qaal se jo jhagra ho jaata hai is ke sabab apni daleel se dast kshi ikhteyaar na karo ke tumhare haath se daleel nikal jaye aur phir tum is ki talaafi na kar sako khuda ke ilaawa koi taaqat nahi hai.

39) <u>Mashwara Laine wale Ka Haq</u>

Jo tumse mushwara laita hai uska haq ye hai kai agar uskey kam kai bare mai tumharey pass koi rai hai toh uski nasihat or khair khuwahi kai liye koshish karo or tum jo kuch jante ho wo usse samjhao or usse ye kaho kai agar tum uski jaga hote toh isper aamal karte ye isliye hai take tumharey taraf se usper meharbani ho kyunke narmi o meherbani wahshat ko khatam kar daiti hai sakhti wahshat paida karti hai or agar tum usse koi mashwaara nahi dai saktai lakin tumhari nazar mai koi aisa aadmi ho jisper tumhey aitamaad hai or us se mashwara laine ko pasand kartay ho toh uski tarf uski rehnomai kardo or usse uska pata bata do uske bare mai koi kotahi na karo or usko naseehat karne mai daraigh na karo , khuda ki panah kai ilawa koi panah nahi or uski taqaat kai ilawa koi taqaat nahi hai.

40) <u>Mushaawir ka haqq:</u>

Laiken jo tumhara mushir hai or tumha mashwara data ha us ka tumhara uper yeh haq ha ka agar us ki raiy tumhara muwafiq na ho to tum usa muttaham na karo kyunke nazariyat or raiyo ke lehaz se log mukhtalif hotay hain phir aghar us ki raiy ma tumhay koi kharabi nazar aaye to tumhe ikhtiyar ha laikin use muttaham karna jaiz nahi ha khususan jab tumharay nazdeeq us ma mashwarat kai sharait paey jatay ho or agar woh tumhai naik mashwara day to us ka shukriya or khuda ki hamd o sanah ko faramosh na karo or is intizar ma raho ka agar wo tumsey kabhi mashwara karai toh tum usse uski jaza aisi hi do khuda kai ilawa koi taqaat nahi hai.

41) <u>Naseehat talab karne wale ka haq</u>

Jo tumse naseehat chahta hai uska haq ye hai kai usse utni he naseehat karo jitna uska istehqaak hai or jitni ko wo bardasht kar sakai or us aandaz mai naseehat karo ka uskey kaan ko bhali lagai , us se uski aaqal ka mutabiq baat karo kyu ka har aqal ka liye ek makhsoos aandaz sukhan hota hai wo ussi ko samjhti hai or tumhara andaz o chalan naram hona chahiye.

42) <u>Naseehat karne wale ka haq</u>

Naseehat karne wale ka haq ye hai ka us se narmi O khaksari ka saath paish aao qalbi taur per uski tarf jhuk jao or uski tarf kaan lagao take uski baat samjh jao , or phir uski naseehat ka bare mai ghor karo agar uski baat sahi hai toh usper khuda ka shukar ada karo or usko qabool karlo or uski naseehat ki qadr karo or uski baat sahi nahi hai toh usper meharban raho or usko muttaham na karo , tumhey ye maloom hona chahiye kai usne tumhari khair khuwahi mai koi kotahi nahi ki hai Han us se ghalti hui hai , agar wo tumhare nazdeek tohmat ka mushtahiq ho toh phir kisi bhi haal mai uski kisi baat per etamaad na karo , khuda ki enayat or qudrat kai ilawa koi taaqat or qudrat nahi hai.

43) Buzurg ka haq

Buzurg k haq ye hai ka tum uske sin or umar kai lihaz se uska ehtaram karo or uske haq ko ehtmiyat do agar wo islam mai fazeelat rakhta hai toh uske islam ko buzurg aur azeem samjho aur dushmani mai us se muqabila karne se parhaiz karo or raste mai uske aagai aagai chalo or na us per sabqat karo or usse jahalat or nadani se paish na aao or agar wo tumhare saath aisa karai toh tum bardasht karo or uske islam or buzurgi ki waja se uski tazeem karo kyun ke buzurgi or sin darazi bhi islam ke barabar hai khuda ki taaqat ka ilawa koi taaqat nahi hai.

44) Chote ka haqq:

Kamsin bache ka haqq ye hai ke si ke sath mohabbat se pesh ao is ki parwarish karo, is ko taleem do, is se darguzr karo, ise libaas pehnao, is ke sath narm rawayya rakho, is ki madad karo aur is ki bachkana harkaton par parda daal do kyunke ye cheez toba ka baa'is hai, is ki ri'aayat karo aur is ko bharkao nahi kyunke ye baat us ke rushd se qareeb hai.

45) Saa'il ka haqq:

Saa'il ka haqq ye hai ke agar tumhare pas sadqa tayyar hai to ise dedo aur is ki zaroorat ko poora kar do aur is ki naadaari ki bartaraf hone ki dua karo aur is ki talab me is ki madad karo aur agar tumko is ki sidq bayani me shak ho aur is silsile me is par pehle tohmat lagai ja chuki aur tumhe is ka yaqeen na ho to is tohmat ki parwah na karo hosakta hai shaytan tumhein tumhare hisse se mehroom karna chahta ho aur wo tumhare aur tumhare rabb ke taqarrub me haa'il hona chahta ho. Lihaaza ise iske haal par chor do aur ise shaaista jawaab do aur is soorat me bhi agar ise kuch dedo to bohot acha hai.

46) Mas'ool ka haqq:

Jis se sawaal kia jata hai, jis se talab kia jaata hai is ka haqq ye hai ke agar is ne kuch diya hai to ise shukriye ke sath qubool kar lo aur is ki qadr karo aur agar wo kuch na de sake to use maaf kardo aur us ke baare me husn e zan rakhe aur ye jaan lo ke agar mana kia hai to apne hi zarar mein mana kia hai us mein is ka koi nuqsaan nahi hai khwaah wo zalim hi ho kyunke insaan zalim hai aur haqq ko chupane wala hai.

47) Khush karne wale ka haqq:

Jis shakhs ke zariye khuda ne tumhe khush aur masroor kiya hai is ka haqq ye hai ke agar is ka iraada tumhein khush karna tha to pehle is ka shukriya ada karo aur phi rise itni jaza do ke jitna us ne tumhein khush kia hai aur hamesha is ke ehsan ka badla chukane ki fikr mein raho aur agar is ka kiraada tumehin khush karna nahi tha to khuda ki hamd aur us ka shukr ada karo aur ye jaan lo ke ye khushi usi ki taraf se hai aur chunke wo tumhare lie khuda ki nematon ka sabab bana hai is lie is se mohabbat akro aur is ke lie khair khwah ho. Kyunke nematon ke asbaab bhi ne'mat hain chahe kahin bhi hon aur who is ka qasd bhi na rakhta ho.

48) Us ka haqq jis ne tumahre sath burai ki ho:

Lekin is ka haqq jis ne qaul o fel se tumhare sath burai ki hai; agar is ne jaan boojh kar aisa kia hai to behtar ye hai ke is se darguzar karo take kadurat ki jar kat jaye aur khalq e khuda me se is jese bohot se logon ke sath shaista tareeqe se pesh ao kyunke khudawand e aalam ka irshad hai: Jis ne apne upar zulm hone ke baad inteqaam lelia to is par koi ilzaam nahi hai … nez irshad hai : Ye kaam sahi hai, phir farmaya hai: Agar saza do to wesi hi saza do jesi tumehin di gayi thi lekin agar tum sabr karo to ye sabiron ke lie behtar hai ye to 'amdi soorat mein hai.

49) Ham mazhab ka haqq:

Am taur se tumhare ham mazhab ka tumhare upar ye haqq hai ke tah e dil se in ki kheriat o salamti talab karo, aur in ke lie rehem o meherbani ke par phelao aur in ki khatir tawazo karo aur in se uns o ulfat paida karo, in ki silaah karo aur is ka shukria ada karo ke jis ne apne, in ke oopar aur tumhare oopar ehsaan kia hai kyunke is ka apne oopar ehsan karna aisa hi hai jesa tumhare upar ehsan kia ho is lie e tumhe aziat aur takleef nahi di hai aur apne kharch se tumhein be niaz rakha hai aur apne ko tum se baaz rakha hai pas tum in sab ke lie dua karo aur apni nusrat se in sab ki madad karo aur in me se har aik ke lie aik makhsoos maqam o martaba qaraar do. In ke buzurg ko apne walid ki jaga samjho aur in ke bacho ko apni awlaad ke baraabar samjho aur darmiyani umr wale ko apna bhai qaraar do aur jo bhi tumhare paas aye lutf aur meherbani se is ki dil joi karo aur apne bhai ko bhai ke haqq se maala maal kardo.

50) <u>Ahle Kitaab ka haqq:</u>

Lekin ahle zimma yani islam ki panaah me rehne walon ka haqq ye hai ke in ki is cheez ko qubool karlo jisko khuda ne qubool kia hai aur is ehd o zimmedari ko poora karo jo khuda ne in ke lie muqarrar ki hai aur agar wo majboor hon ya ise chahen to wo inhein do aur in se muamle mein khuda ke hukm par amal karo aur chunke wo islam ki panaah me hain lehaza Khuda aur Rasul ke ehd o peyman ko wafa karne ke lie in par zulm na karo kyunke ham tak ye baat pohochti hai ke farmaya : Jis ne is par zulm kia jis se muamla kia hai me is ka dushman o mukhaalif hun, Allah se dar khuda ki taaqat o qoowat ke ilawa koi taaqat nahi hai.

Treatise of rights – Imam Sajjad (alayhessalaam)

24) The Right of the Child

The right of your child is that you should know that he is from you and will be ascribed to you, through both his good and his evil, in the immediate affairs of this world. You are responsible for what has been entrusted to you, such as educating him in good conduct (*husn al-adab*), pointing him in the direction of his Lord, and helping him to obey Him. So act toward him with the action of one who knows that he will be rewarded for good doing toward him and punished for evildoing.

25) The Right of the Brother

The right of your brother is that you know that he is your hand, your might, and your strength. Take him not as a weapon with which to disobey God, nor as equipment with which to wrong God's creatures. Do not neglect to help him against his enemy or to give him good counsel. If he obeys God, well and good, but if not, you should honour God more than him. And there is no strength save in God

26) The Right of the Master on the Slave that he has freed

The right of your master (*mawla*) who has favoured you [by freeing you from slavery] is that you know that he has spent his property for you and brought you out of the abasement and estrangement of bondage to the exaltation and comfort of freedom. He has freed you from the captivity of possession and loosened the bonds of slavehood from you. He has brought you out of prison, given you ownership of yourself, and given you leisure to worship your Lord. You should know that he is the closest of God's creatures to you in your life and your death and that aiding him with your life and what he needs from you is incumbent upon you. And there is no strength save in God.

27) The Right of the Slave that you have freed

The right of the slave (*mawla*) whom you have favoured [by freeing him] is that you know that God has made your freeing him a means of access to Him and a veil against the Fire. Your immediate reward is to inherit from him- if he does not have any relatives- as a compensation for the property you have spent for him, and your ultimate reward is the Garden

28) The Right of One who does a Kindly Act

The right of him who does a kindly act (*dhu l-ma'ruf*) toward you is that you thank him and mention his kindness; you reward him with beautiful words and you supplicate for him sincerely in that which is between you and God. If you do that, you have thanked him secretly and openly. Then, if you are able to repay him one day, you repay him.

29) The Right of the Mu'adhdhin

The right of the mu'adhdhin is that you know that he is reminding you of your Lord, calling you to your good fortune, and helping you to accomplish what God has made obligatory upon you. So thank him for that just as you thank one who does good to you

30) The Right of the Imam in the Ritual Prayer

The right of your imam in your ritual prayer is that you know that he has taken on the role of mediator between you and your Lord. He speaks for you, but you do not speak for him; he supplicates for you, but you do not supplicate for him. He has spared you the terror of standing before God. If he performs the prayer imperfectly, that belongs to him and not to you; but if he performs it perfectly, you are his partner, and he has no advantage over you. He has protected you through himself, and protected your prayer through his prayer, and thank him in that measure.

31) The Right of the Sitting Companion

The right of your sitting companion (*jalis*) is that you treat him mildly, show fairness toward him while vying with him in discourse, and do not stand up from sitting with him without his permission. But it is permissible for him who sits with you to leave without asking your permission. You should forget his slips and remember his good qualities, and you should tell nothing about him but good

32) The Right of the Neighbour

The right of your neighbour (*jar*) is that you guard him when he is absent, honour him when he is present, and aid him when he is wronged. You do not pursue anything of his that is shameful; if you know of any evil from him, you conceal it. If you know that he will accept your counsel, you counsel him in that which is between him and you. You do not forsake him in difficulty, you release him from his stumble, you forgive his sin, and you associate with him generously. And there is no strength save in God.

33) The Right of the Companion

The right of the companion (*sahib*) is that you act as his companion with bounty and in fairness. You honour him as he honours you and you do not let him be the first to act with generosity. If he is the first, you repay him. You wish for him as he wishes for you and you restrain him from any act of disobedience he might attempt. Be a mercy for him, not a chastisement. And there is no strength save in God

34) The Right of the Partner

The right of the partner (*sharik*) is that if he should be absent, you suffice him in his affairs, and if he should be present, you show regard for him. You make no decision without his decision and you do nothing on the basis of your own opinion, but you exchange views with him. You guard his property for him, and you do not betray him in that of his affair which is

difficult or of little importance, for God's hand is above the hands of two partners as long as they do not betray each other. And there is no strength save in God

35) The Right of Property

The right of your property (*mal*) is that you take it only from what is lawful and you spend it only in what is proper. Through it you should not prefer above yourself those who will not thank you. You should act with it in obedience to your Lord and not be miserly with it, lest you fall back into regret and remorse while suffering the ill consequence. And there is no strength save in God

36) The Right of the Creditor

The right of him to whom you owe a debt (*al-gharim alladhi yutalibuka*) is that, if you have the means, you pay him back, and if you are in straitened circumstances, you satisfy him with good words and you send him away with gentleness.

37) The Right of the Associate

The right of the associate (*khalit*) is that you neither mislead him, nor act dishonestly toward him, nor deceive him, and you fear God in his affair

38) The Right of the Adversary who has a claim against you

The right of the adversary (*khasm*) who has a claim against you is that, if what he claims against you is true, you give witness to it against yourself. You do not wrong him and you give him his full due. If what he claims against you is false, you act with kindness toward him and you show nothing in his affair other than kindness; you do not displease your Lord in his affair. And there is no strength save in God.

39) The Right of the Adversary against whom you have a claim

The right of the adversary against whom you have a claim is that, if your claim against him is true, you maintain polite moderation in speaking to him and you do not deny his right. If your claim is false, you fear God, repent to Him, and abandon your claim.

40) The Right of one who seeks advice

The right of him who asks you for advice (*mustashir*) is that, if you are able to advise him, do so and if you are unable to do so you direct him to someone who is.

41) The Right of one whose Advice you seek

The right of him whom you ask for advice (*mushir*) is that you do not make accusations against him for an opinion which does not conform to your own opinion. If it conforms to it, you praise God.

42) The Right of one who asks your Counsel

The right of him who asks your counsel (*mustansih*) is that you give him your counsel, but you conduct yourself toward him with compassion and kindness.

43) The Right of the Counselor

The right of your counselor (*nasih*) is that you act gently toward him and give ear to him. If he presents you with the right course, you praise God, but if he does not agree with you, you show compassion toward him and make no accusations against him; you consider him to have made a mistake, and you do not take him to task for that, unless he should be deserving of accusation. Then attach no more importance to his affair. And there is no strength save in God.

44) The Right of the one Older than you

The right of him who is older than you (*kabir*) is that you show reverence toward him because of his age and you honour him because he entered Islam before you. You leave off

confronting him in a dispute, you do not precede him in a path, you do not go ahead of him, and you do not consider him foolish. If he should act foolishly toward you, you put up with him and you honour him because of the right of Islam and the respect due to it.

45) The Right of the one Younger than you

The right of him who is younger (*saghir*) is that you show compassion toward him through teaching him, pardoning him, covering his faults, kindness toward him, and helping him.

46) The Right of the one who asks

The right of him who asks (*sa'il*) from you is that you give to him in the measure of his need.

47) The Right of the one who is asked

The right of him from whom you ask is that you accept from him with gratitude and recognition of his bounty if he gives, and you accept his excuse if he withholds.

48) The Right of one through whom God makes you happy

The right of him through whom God makes you happy (*surur*) is that you first praise God, then you thank the person.

49) The Right of one who does evil to you

The right of him who does evil to you is that you pardon him. But if you know that your pardon will harm him, you defend yourself. God says, *Whosoever defends himself after he has been wronged - against them there is no way* (42:41). .

50) The Right of the People of your Creed

The right of the people of your creed (*milla*) is harbouring safety for them, compassion toward them, kindness toward their evildoer, treating them with friendliness, seeking their well-being, thanking their good-doer, and keeping harm away from them. You should love for them what you love for yourself and dislike for them what you dislike for yourself. Their old men stand in the place of your father, their youths in the place of your brothers, their old women in the place of your mother, and their young ones in the place of your children.

51) The Right of People under the protection of Islam

The right of the people under the protection [of Islam] (*dhimma*) is that you accept from them what God has accepted from them and you do no wrong to them as long as they fulfil God's covenant.

[2]

[2] English translation from al-islam.org

مسافر کے روزوں کے احکام

(۱۶۸۵) جس مسافر کے لئے سفر میں چار رکعتی نماز کے بجائے دو رکعت پڑھنا ضروری ہو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہئے لیکن وہ مسافر جو پوری نماز پڑھتا ہو مثلاً وہ شخص جس کا پیشہ ہی سفر ہو یا جس کا سفر کسی ناجائز کام کے لئے ہو تو ضروری ہے کہ سفر میں روزہ رکھے۔

(۱۶۸۶) رمضان میں سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن روزے سے بچنے کے لئے سفر کرنا مکروہ ہے۔ یہی حکم ہر سفر کا ہے بجز اس سفر کے جو حج، عمرہ یا کسی ضروری کام کے لئے ہو۔

(۱۶۸۸) اگر کوئی شخص مستحب روزے کی منت مانے لیکن اس کے لئے دن معین نہ کرے تو وہ شخص سفر میں ایسا منتی روزہ نہیں رکھ سکتا۔ لیکن اگر منت مانے کہ سفر کے دوران ایک مخصوص دن روزہ رکھے گا تو ضروری ہے کہ وہ روزہ سفر میں رکھے نیز اگر منت مانے کہ سفر میں ہو یا نہ ہو ایک مخصوص دن کا روزہ رکھے گا تو ضروری ہے کہ اگرچہ سفر میں ہو تب بھی اس دن کا روزہ رکھے۔

(۱۶۸۹) مسافر طلب حاجت کے لئے تین دن مدینہ طیبہ میں مستحب روزہ رکھ سکتا ہے اور احوط یہ ہے کہ وہ تین دن بدھ، جمعرات اور جمعہ ہوں۔

(۱۶۹۰) کوئی شخص جسے یہ علم نہ ہو کہ مسافر کا روزہ رکھنا باطل ہے، اگر سفر میں روزہ رکھ لے اور دن ہی دن میں اسے حکم مسئلہ معلوم ہو جائے تو اس کا روزہ باطل ہے۔ لیکن اگر مغرب تک حکم معلوم نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۶۹۱) اگر کوئی شخص یہ بھول جائے کہ وہ مسافر ہے یا یہ بھول جائے کہ مسافر کا روزہ باطل ہوتا ہے اور سفر کے دوران روزہ رکھ لے تو احتیاط کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہے۔

(۱۶۹۲) اگر روزے دار ظہر کے بعد سفر کرے تو ضروری ہے کہ احتیاط کی بنا پر اپنے روزے کو تمام کرے اور اس صورت میں اس روزے کی قضا کرنا ضروری نہیں اور اگر ظہر سے پہلے سفر کرے تو احتیاط کی بنا پر اس دن کا روزہ نہیں رکھ سکتا خصوصاً جب رات ہی سے اس کا ارادہ سفر کرنے کا ہو۔ لیکن ہر صورت میں حد ترخص تک پہنچنے سے پہلے ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہئے جو روزے کو باطل کرتا ہو ورنہ اس پر کفارہ واجب ہوگا۔

(۱۶۹۳) اگر مسافر رمضان میں خواہ وہ فجر سے پہلے سفر میں ہو یا روزے سے ہو اور سفر کرے اور ظہر سے پہلے اپنے وطن پہنچ جائے یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں وہ دس دن قیام کرنا چاہتا ہو اور اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ رکھے اور اس صورت میں اس روزے کی قضا بھی نہیں اور اگر کوئی ایسا کام کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ قضا کرے۔

(۱۶۹۴) اگر مسافر ظہر کے بعد اپنے وطن پہنچے یا ایسی جگہ پہنچے جہاں دس دن قیام کرنا چاہتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس دن کا روزہ باطل ہے اور ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے۔

(۱۶۹۵) مسافر اور وہ شخص جو کسی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کے لئے رمضان میں دن کے وقت جماع کرنا اور پیٹ بھر کر کھانا اور پینا مکروہ ہے۔

مہینے کی پہلی تاریخ ثابت ہونے کا طریقہ

(۱۷۰۱) مہینے کی پہلی تاریخ (مندرجہ ذیل) چار چیزوں سے ثابت ہوتی ہے:

(۱) انسان خود چاند دیکھے۔

(۲) ایک ایسا گروہ جس کے کہنے پر یقین یا اطمینان ہو جائے یہ کہے کہ ہم نے چاند دیکھا ہے اور اس طرح ہر وہ چیز جس کی بدولت یقین آ جائے یا کسی عقلی بنیاد پر اطمینان حاصل ہو جائے۔

(۳) دو عادل مرد یہ کہیں کہ ہم نے رات کو چاند دیکھا ہے لیکن اگر وہ چاند کے الگ الگ اوصاف بیان کریں تو پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوگی اور یہی حکم ہے اگر انسان کو ان کی غلطی کا یقین یا اطمینان ہو یا ان دو عادلوں کی گواہی سے دو اور عادلوں کی گواہی یا اس جیسی کوئی چیز ٹکرا رہی ہو مثلاً شہر کے بہت سے لوگ چاند دیکھنے کی کوشش کریں لیکن دو عادل آدمیوں کے علاوہ کوئی دوسرا چاند دیکھنے کا دعویٰ نہ کرے یا کچھ لوگ چاند دیکھنے کی کوشش کریں اور ان لوگوں میں سے دو عادل چاند دیکھنے کا دعویٰ کریں اور دوسروں کو چاند نظر نہ آئے حالانکہ ان لوگوں میں دو اور عادل آدمی ایسے ہوں جو چاند کی جگہ پہچاننے، نگاہ کی تیزی اور دیگر خصوصیات میں ان پہلے دو عادل آدمیوں کی مانند ہوں، مطلع بھی صاف ہو اور کسی ایسی چیز کے ہونے کا احتمال بھی نہ ہو جو ان کی دید میں رکاوٹ بن سکے تو ایسی صورت میں دو عادل آدمیوں کی گواہی سے مہینے کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوگی۔

(۴) شعبان کی پہلی تاریخ سے تیس دن گزر جائیں جن کے گزرنے پر رمضان کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے اور رمضان کی پہلی تاریخ سے تیس دن گزر جائیں جن کے گزرنے پر شوال کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے۔

(۱۷۰۲) حاکم شرع کے حکم سے مہینے کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی سوائے یہ کہ اس کے حکم سے یا اس کے نزدیک چاند ثابت ہو جانے سے چاند نظر آنے کا اطمینان حاصل ہو جائے۔

(۱۷۰۳) منجموں کی پیش گوئی سے مہینے کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی لیکن اگر انسان کو ان کے کہنے سے یقین یا اطمینان ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے۔

(۱۷۰۴) چاند کا آسمان پر بلند ہونا یا اس کا دیر سے غروب ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ سابقہ رات چاند رات تھی اور اسی طرح اگر چاند کے گرد حلقہ ہو تو یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ یہ دوسری رات کا چاند ہے۔

(۱۷۰۵) اگر کسی شخص پر رمضان کی پہلی تاریخ ثابت نہ ہو اور وہ روزہ نہ رکھے لیکن بعد میں ثابت ہو جائے کہ گزشتہ رات ہی چاند رات تھی تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے۔

(۱۷۰۶) اگر کسی شہر میں مہینے کی پہلی تاریخ ثابت ہو جائے تو دوسرے شہروں میں بھی کہ جن کا افق اس شہر سے متحد ہو مہینے کی پہلی تاریخ ہوتی ہے۔ یہاں پر افق کے متحد ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر پہلے شہر میں چاند دکھائی دے تو دوسرے شہر میں بھی بادل کی طرح کوئی رکاوٹ نہ ہونے کی صورت میں چاند دکھائی دیتا۔ ایسا اسی

صورت میں ہوگا جب دوسرا شہر اگر پہلے شہر کی مغربی سمت میں ہو تو خط عرض کے اعتبار سے، پہلے شہر سے نزدیک ہو اور اگر مشرقی سمت میں ہو تو دونوں شہروں کا افق ایک ہونے کا یقین حاصل ہو جائے، چاہے یہ یقین اسی طرح حاصل ہو کہ پہلے شہر میں چاند نظر آنے کی مقدار، دونوں شہروں میں سورج غروب ہونے کے درمیانی فاصلے کی مقدار سے زیادہ ہو۔

(۱۷۱۱) اگر اولاد کا مستحب روزہ— ماں باپ کی اولاد سے شفقت کی وجہ سے— ماں باپ کے لئے اذیت کا موجب ہو تو اولاد کے لئے مستحب روزہ رکھنا حرام ہے۔

(۱۷۱۲) اگر بیٹا باپ یا ماں کی اجازت کے بغیر مستحب روزہ رکھ لے اور دن کے دوران باپ یا ماں اسے (روزہ رکھنے سے) منع کرے، تو اگر بیٹے کا باپ یا ماں کی بات نہ ماننا فطری شفقت کی وجہ سے اذیت کا موجب ہو تو بیٹے کو چاہئے کہ روزہ توڑ دے۔

(۱۷۱۳) اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ روزہ رکھنا اس کے لئے ایسا مضر نہیں ہے کہ جس کی پروا کی جائے تو اگرچہ طبیب کہے کہ مضر ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ روزہ رکھے اور اگر کوئی شخص یقین یا گمان رکھتا ہو کہ روزہ اس کے لئے مضر ہے تو اگرچہ طبیب کہے کہ مضر نہیں ہے تو ضروری ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے۔

(۱۷۱۴) اگر کسی شخص کو یقین یا اطمینان ہو کہ روزہ رکھنا اس کے لئے قابل توجہ ضرر کا باعث ہے یا اس بات کا احتمال ہو اور اس احتمال کی بنا پر (اس کے دل میں) خوف پیدا ہو جائے تو اگر اس کا احتمال لوگوں کی نظر میں صحیح ہو تو اس کے لئے روزہ رکھنا واجب نہیں بلکہ اگر وہ نقصان انسانی جان کی ہلاکت یا کسی عضو کے ناقص ہونے کا سبب بن رہا ہو تو روزہ حرام ہے۔ اس کے علاوہ صورت میں اگر بقصد رجاء روزہ رکھ لے اور بعد میں معلوم ہو کہ روزہ اس کے لئے قابل توجہ نقصان کا سبب نہ تھا تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۷۱۵) جس شخص کو اعتماد ہو کہ روزہ رکھنا اس کے لئے مضر نہیں اگر وہ روزہ رکھ لے اور مغرب کے بعد اسے پتا چلے کہ روزہ رکھنا اس کے لئے ایسا مضر تھا کہ جس کی پروا کی جاتی تو احتیاط واجب کی بنا پر اس روزے کی قضا کرنا ضروری ہے۔

(۱۷۱۶) مندرجہ بالا روزوں کے علاوہ اور بھی حرام روزے ہیں جو مفصل کتابوں میں مذکور ہیں۔

(۱۷۱۷) عاشور کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے اور اس دن کا روزہ بھی مکروہ ہے جس کے بارے میں شک ہو کہ عرفہ کا دن ہے یا عید قربان کا دن۔

مستحب روزے

(۱۷۱۸) بجز حرام اور مکروہ روزوں کے جن کا ذکر کیا گیا ہے سال کے تمام دنوں کے روزے مستحب ہیں اور بعض دنوں کے روزے رکھنے کی بہت تاکید کی گئی ہے جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) ہر مہینے کی پہلی اور آخری جمعرات اور پہلا بدھ جو مہینے کی دسویں تاریخ کے بعد

آئے۔ اگر کوئی شخص یہ روزہ نہ رکھے تو مستحب ہے کہ ان کی قضا کرے اور اگر روزہ بالکل نہ رکھ سکتا ہو تو مستحب ہے کہ ہر دن کے بدلے ایک مد طعام یا ۶ء۱۲ نخود سکہ دار چاندی فقیر کو دے۔

(۲) ہر مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ

(۳) رجب اور شعبان کے پورے مہینے کے روزے۔ یا ان دو مہینوں میں جتنے روزے رکھ سکیں خواہ وہ ایک دن ہی کیوں نہ ہو۔

(۴) عید نوروز کے دن۔

(۵) شوال کی چوتھی سے نویں تاریخ تک۔

(۶) ذی قعدہ کی پچیسویں اور انتیسویں تاریخ۔

(۷) ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے نویں تاریخ (یوم عرفہ) تک لیکن اگر انسان روزے کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری کی بنا پر یوم عرفہ کی دعائیں نہ پڑھ سکے تو اس دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

(۸) ۱۸ ذی الحجہ یعنی عید سعید غدیر کے دن

(۹) ۲۴ ذی الحجہ یعنی مباہلہ کے دن

(۱۰) محرم الحرام کی پہلی، تیسری اور ساتویں تاریخ۔

(۱۱) ۱۷ ربیع الاول یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن

(۱۲) ۱۵ جمادی الاول

(۱۳) ۲۷ رجب یعنی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے دن

جو شخص مستحب روزہ رکھے اس کے لئے واجب نہیں ہے کہ اسے اختتام تک پہنچائے بلکہ اگر اس کا کوئی مومن بھائی اسے کھانے کی دعوت دے تو مستحب ہے کہ اس کی دعوت قبول کرلے اور دن میں ہی روزہ کھول لے خواہ ظہر کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔

وہ صورتیں جن میں مبطلات روزہ سے پرہیز مستحب ہے

(۱۷۱۹) (مندرجہ ذیل) پانچ اشخاص کے لئے مستحب ہے کہ اگرچہ روزے سے نہ ہوں، رمضان میں ان افعال سے پرہیز کریں جو روزے کو باطل کرتے ہیں:

(۱) وہ مسافر جس نے سفر میں کوئی ایسا کام کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو اور وہ ظہر سے پہلے اپنے وطن یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں وہ دس دن رہنا چاہتا ہو۔

(۲) وہ مسافر جو ظہر کے بعد اپنے وطن یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں وہ دس دن رہنا چاہتا ہو۔

(۳) وہ مریض جو ظہر کے بعد تندرست ہو جائے اور یہی حکم ہے اگر ظہر سے پہلے تندرست ہو جائے جبکہ وہ کوئی ایسا کام کر چکا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو اور اگر ایسا کام نہ کیا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ روزہ رکھے۔

(۴) وہ عورت جو دن میں حیض یا نفاس کے خون سے پاک ہو جائے۔

(۵) وہ کافر جو مسلمان ہو جائے اور اس نے روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو۔

(۱۷۲۰) روزے دار کے لئے مستحب ہے کہ روزہ افطار کرنے سے پہلے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے لیکن اگر کوئی دوسرا شخص اس کا انتظار کر رہا ہو یا اسے اتنی بھوک لگی ہو کہ حضور قلب کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو بہتر ہے کہ پہلے روزہ افطار کرے لیکن جہاں تک ممکن ہو نماز فضیلت کے وقت میں ہی ادا کرے۔

Roze ke masaail

Musaafir ke rozo ke ehkaam

1685-Jis musaafir ke liye safar mein chaar rak'ati namaaz ke bajaye do rak'at namaaz padhna zaruri ho oose roza nahi rakhna chahiye laikin woh musafir jo poori namaaz padhta ha maslan jiska pesha hi safar ho ya jiska safar kisi na jayez kaam ke liye ho to zaruri hai ke safar mein roza rakhe.

1686-Ramadhan mein safar karne mein koi harj nahi laikin roze se bachne ke liye safar karna makruh hai. Yahi hukm har safar ka hai ba juz oos safar ke jo Hajj, Umrah, ya kisi aur zaruri kaam ke liye ho.

1688-Agar koi shakhs mustahab roze ki mannat mane laikin oos ke liye din mo'yyin na kare to woh shakhs safar mein aisa mannati roza nahi rakh sakta. Laikin agar mannat mane ke safar ke dauraan ek maqsus din roza rakhega to zaruri hai ke woh roza safar mein rakhe neiz agar mannat mane ke safar mein ho ya na ho ek maqsus din ka roza rakhega to zaruri hai ke agar safar mein ho tab bhi oos din ka roza rakhe.

1689-Musaafir talab-e-haajat ke liye Madina-e-tayyaba mein teen din mustahab roze rakh sakta hai aur ehwat yeh hai ke woh teen din Budh, Jumeraat aur Juma ho.

1690-Koi shakhs jise 'ilm na ho ke musaafir ka roza rakhna baatil hai, roza rakh le aur din hi din mein yeh hukm-e-massla ma'loom ho jaaye to ooska roza baatil hai. Laikin agar maghrib tak hukm na mal'oom ho to ooska roza sahi hai.

1691-Agar koi shakhs yeh bhool jaaye ke woh musaafir hai ya yeh bhool jaaye ke musaafir ka roza baatil hota hai aur safar ke dauraan roza rakh le to ehtayaat ki bina par ooska roza baatil hai.

1692-Agar rozedaar zohur ke ba'd safar kare to zaruri hai ke ehtayaat ki bina par roze ko tamaam kare aur is suurat mein roze ki qaza karna zaruri nahi aur agar zohur se pahle safar kare to ehtayaat ki bina par oos din ka roza nahi rakh sakta hai khasusan jab raat hi se ooska iraada safar karne ka ho. Laikin har suurat mein Hadd-e-tarrakhus tak aisa koi kaam nahi karna chahiye jo roze ko baatil karta ho warna ooska kaffara waajib hoga.

1693-Agar musafir khwah woh Ramadhan mein fajr se pahle safar mein ho ya roze se ho aur safar kare aur zohur se pahle apne watan pohoonch jaaye ya aisi jagah pohoonch jaaye jahan woh 10 din qayaam karna chahta ho aur oosne aisa koi kaam na kiya ho jo roze ko baatil karta ho to zaruri hai ke oos din ka roza rakhe aur is suurat mein ke roze ki qaza bhi nahi aur agar koi aisa kaam kiya jo roze ko baatil karta ho to oos din ka roza oospar waajib nahi aur zaruri hai ke ooski qaza kare.

1694-Agar musafir zohur ke ba'd apne watan pohoonche ya kisi aisi jagah pohoonche jahan woh 10 din qayaam karna chahta ho ehtayaat-e-waajib ki bina par ooska roza baatil hai aur zauri hai ke ooski qaza kare.

1695-Musaafir aur woh shakhs jo kisi uzr ki wajah se roza na rakh sakta ho ooske liye Ramadhan mein jama'a karna aur paet bahr kar khaana makruh hai.

Mahine ki pehli taarikh saabit hone ka tariqa

1701-Mahine ki pehli taarikh (mandarja zel) chaar cheezo se saabit hoti hai :

(1) Insaan khud chaand dekhe.

(2) Ek aisa giroh jiske kehne par yaqeen ya itminaan ho jaaye yeh kahe ke hamne chaand dekha hai aur isi tarah har woh cheez jiski badaulat yaqeen aa jaaye ya kisi a'qli boonyaad par yaqeen haasil ho jaaye.

(3) Do a'dil mard yeh kahe ke hamne chaand dekha hai laikin agar woh chaand ke alag alag ausaaf baayan kare to pehli taarikh saabit nahi hogi aur yahi hukm hai agar insaan oonki ghalti ya yaqeen ka itminaan ho ya oon do a'dilo ki gawaahi se do aur a'dilo ki gawaahi ya oos jaisi koi cheez takraa rahi ho maslan shehar ke shahar se log chaand dekhne ki koshish kare laikin do a'dil aadmiyo ke al'awa koi dasra chaand dekhne ka da'wa na kare ya kuchh log chaand dekhne ki koshish kare aur oon logo mein se do a'dil chaand dekhne ka da'wa kare aur dasro ko chaand nazar na aaye halan ki oon logo mein do aur aa'dil aadmi aise ho jo chaand ki jagah pehchhanne, nigaah ki tezi aur digar khasusiyaat mein oon pahle do aadimiyo ke maa'nin hi matla bhi saaf ho ke aur kisi aisi cheez ke hone ka ehtemaal bhi na ho jo oonki deed mein rukaawat ban sake to aisi soora mein do a'dil aadmiyo ki gawaahi se pehli taarikh saabit nahi hogi

(4) Sha'aban ki pehli taarikh se 30 din guzar jaaye jin ke guzarne par Ramadhan ki pehli taarikh saabit ho jaati hai aur Ramadhan ki pehli taarikh se 30 din guzar jaaye jin ke guzarne par shawwal ki pehli taarikh saabit hoti jaati hai.

1702-Haakim-e-sha'ra ke hukm se mahine ki pehli taarikh saabit nahi hoti siwaaaye is ke ke ooske hukm se ya oos ke nazdeek chaand saabit ho jaane se chaand nazar aane ka itminaan haasil ho.

1703-Manjabon ki gawaahi se pehli taarikh saabit nahi hoti laikin agar insaan ko oonke kehne par yaqeen ya itminaan ho jaaye to zaruri hai ke oonke kehne par amal kare.

1704-Chaand ka aasmaan par buland hona ya ooska deir se ghuroob hona is baat ki daleel nahi hai ke saabeqa raat chaand raat thi isi tarah agar chaand ke gird halqa ho to yeh is baat ki daleel nahi hai ke dusri raat ka chaand hai

1705-Agar kisi par Ramadhan ki pehli taarikh saabit na ho aur woh roza na rakhe aur ba'd mein saabit ho jaaye ke guzishta raat hi chand raat thi to zaruri hai ke oos din ke roze ki qaza kare.

1706-Agar kisi shehar mein mahine ki pehli taarikh saabit ho jaaye aur dusre shehro mein bhi jin ka oofaq oos shehar se muttahid ho mahine ki pehli taarikh hoti hai. Yahan par oofaq ke muttahid hone se muraad yeh hai ke agar pahle shehar mein chaand dikhaayi de to dusre shehar mein bhi baadal ki tarah koi rukaawat na hone ki suurat mein chaand dikhaayi deta. Aisa isi suurat mein hoga jab dasra shehar agar pahle shaher ki maghribi simt mein ho to khat-e-arz ke a'itbaar se, pahle shehar se nazdeek ho aur agar masshriq simt mein ho to oon dono sheharo ka oofaq ek hone ka yaqeen haasil ho jaaye, chahe yeh yaqeen isi tarah haasil ho ke pahle shehar mein chaand nazar aane ki miqdaar, dono shehro mein sooraj ghuroob hone ke darmiyaani faasle ki miqdaar se zayaada ho.

1707-Jin dino ke mutta'liq insaan ko 'ilm na ho ke Ramadhan ka aakhri din hai ya shawwal ka pehla din, oos din zaruri hai ke roza rakhe. Laikin agar din hi din mein oose pata chale ke shawwal ki pehli hai to roza iftaar kar le.

1710-Agar aurat ke mustahab (nafli) roze rakhne se shauhar ka haqq-e-lazzat ki haq talafi hoti ho to aurat ka roza rakhna haraam hai. Yahi hukm waajib ghair-e-mu'ayyin maslan ghair-e-muyyin nazar ke roze ka aur is suurat mein ehtayaat-e-waajib ki bina par roza baatil hoga aur nazr bhi poori nahi maani jaayegi. Yahi hukm ehtayaat-e-waajib ki bina par oos suurat mein hai jab shauhar, aurat ko mustahab ya ghair mu'ayyin nazr ka roza rakhne se

man’a kar de, chahe oosse shauhar ki haq talfi bhi na hoti ho aur ehtayaat-e-mustahab yeh hai ki ooske ijaazat ke baghair mustahab (nafli) roze bhi na rakhe.

1711-Agar aulaad ka mustahab roza –Maa Baap ki aulaad ki shafqat ki wajah se-Maa Baap ke liye aziyat ka mo’jab ho to aulaad ke liye mustahab roza rakhna haraam hai.

1712-Agar beta Maa ya Baap ki ijaazat ke baghair mustahab roza rakh le aur din ke dauraan oose Baap ya Maa oose (roza rakhne se)ma’na kar de, to agar bete ka Baap ya Maa ki baat na ma’na fitri shafqat ki wajah se aziyat ka mo’jab ho to bete ko chahiye ke roza tod de.

1713-Agar koi shakhs jaanta ho ke roza rakhna ooske liye koi aisa mu’zar nahi hai ke jis ki parwah ki jaaye to agarche tabeeb kahe ki muz’ar hai to ooske liye zaruri hai ke roza rakhe aur agar koi shakhs yaqeen ya gumaan rakhta ho ke roza ooske liye mu’zar hai to agarche tabeeb kahe ke muz’ar nahi hai to zaruri hai ke woh roza na rakhe.

1714-Agar kisi shakhs ko yaqeen ya itmenaan ho ke roza rakhna ooske liye qaabil-e-tawajjo zar ka ba’es hai ya iis baat ka ehtemaal ho aur oos baat ke ehtemaal ki bina par(ooske dil mein) khauff paida ho jaaye to agar ooska ehtemaal logo ki nazar mein sahi ho to ooske liye roza rakhna waajib nahi balkeh agar woh nuqsaane insaani jaan ki halaaqat ya kisi az’uu ke naaqis hone ka sabab ban raha ho to roza haraam hai. Is ke al’awa suurat mein ba qasd-e-raj’aa roza rakh le aur ba’d mein ma’loom ho ke roza oos ke liye qaabil towajjah nuqsaan ka sabab na tha to ooska roza sahi hai.

1715-Jis shakhs ko a’itmaad ho ke roza rakhna oos ke liye mu’zar nahi agar woh roza rakhe aur maghrib ke ba’d oose pata chale ke roza rakhna ooske liye aisa muzar tha ke jis ki parwah ki jaati to ehtayaat-e-waajib ki bina par ooske roze ki qaza karna zaruri hai.

1716-Mandarja baala rozo ke al’awa aur bhi haraam roze hain jo mufassal kitaabo mein mazkur hai.

1717-A’ashur ke din roza rakhna makruh hai aur oos din ka roza bhi makruh hai jis ke baare mein shak ho ke ar’faa ka din hai ya Eid –e-Qurbaani ka din.

Mustahab roze

1718-Ba juz-e-haram aur makruh woh rozo keh jin ka zikr kiya gaya hai saal ke tamaam dino ke roze mustahab hain aur ba’az dino ke roze rakhne ki shahar taaqeed ki gayi hai jin mein se chand yeh hain.

1) Har mahine ki pehli aur aakhri Jumeraat aur pahle budh jo mahine ki dasvi taareekh ke ba’d aaye. Agar koi shakhs yeh roze na rakhe to mustahab hai ke oon ki qaza kare aur agar roza bilkul na rakh sakta ho to mustahab hai ke har din ke badle ek madd ta’am ya 5 12 nakhud sikkedaar chaandi faqeer ko de.
2) Har mahine ki 13th 14th 15th taareekh
3) Rajab aur sh’abaan ke poore mahine ke roze. Ya oon do mahino mein jitney roze rakh sake khawah woh ek din hi kyoon na ho.
4) Eid-e-Nawroz ke din
5) Shawwal ki 4th se 9th taareekh tak.
6) Zilqad ki 25th aur 29th taareekh.

7) Zillhaj ki pehli tarikh se 9th taareekh (yaum-e-Ar'fa) tak laikin agar insaan roze ki wajah se paisa hone wali kamzori ki bina par yaum-e-ar'faa ki dua na padh sake to oos din ka roza rakhna makruh hai.
8) 8 Zilhajj ya'ni Eid-e-Ghadeer ka din.
9) 24 Zilhajj ya'ni Eid-e-Mubahila ka din
10) Muhaaram-ul haraam ki pehli. teeri aur saatvi tarikh
11) 17 Rabi-ul-awwal ya'ni Rasul-e-Akram sallallaho alaihe wa a'lehi wassalam ki wiladat ki taareekh.
12) 15 Jamaadi-ul-Awwal.
13) 27 Rajab ya'ni Eid-e Be'sat Hazrat Rasul-e-Akram sallaho alaihe wa a'lehi wassalam ke din.

Jo shakhs mustahab roze rakhe ooske liye waajib nahi hai ke oose ikhtetaam tak pohoonchaaye balkeh agar ooska koi mo'min bhai oose khaane ki daa'wat de to mustahab hai ke ooski daawat qabool kar le aur din mein hi roza khol le khawah zohur ke ba'd hi kyoon na ho.

Woh suuratein jin mein mubtelaat-e-roza se parhez mustahab hai

1719-(Mandarjazel) Paanch ashkhaas ke liye mustahab hai ke agarche roze se na ho, ramadhan mein oon af'aal se parhez kare jo roze ko baatil karte hain:

1) Woh musaafir jis ne safar mein koi aisa kaam kiya ho jo roze ko baatil karta ho aur zohur se pahle apne watan ya aisi jagah pohoonch jaaye jahan woh 10 din rehna chahta ho.
2) Woh musaafir jo zohur ke ba'd apne watan ya aisi jagah pohoonch jaaye jahan woh 10 din rehna chahta ho.
3) Woh mareez jo zohur ke ba'd tandrust ho jaaye aur yahi hukm hai ke agar zohur se pahle tandrust ho jaaye jabke woh koi aisa kaam kar chuka ho jo roze ko baatil karta ho aur agar koi aisa kaam na kiya ho to ehtayaat-e-wajib ki bina par zaruri hai ke roza rakhe.
4) Woh aurat jo din mein Haiz ya Nifaas ke khoon se paak ho jaaye.
5) Woh kaafir jo musalmaan ho jaaye aur oosne roza batil karne waali aisa koi kaam anjaam nahi diya ho.

1720-Roze daar ke liye mustahab hai ke roza iftaar karne se pahle maghrib aur isha ki namaaz padh le laikin agar koi dasra shakhs ooska intezar kar raha ho ya oose itni bhukh lagi ho ke hazur-e-qalb ke saath namaaz na padh sakta ho to behtar hai ke pahle roza iftaar kare laikin jahan tak mumkin ho namaaz fazilat ke vaqt mein hi ada kare

Fasting Laws

LAWS OF FASTING FOR A TRAVELLER

Ruling 1685. A traveller must not fast if his obligation on a journey is to perform the four unit (*rak'ah*) prayers as two *rak'ah*s [i.e. in *qasr* form]. A traveller who performs his prayer in its complete (*tamām*) form – such as someone whose work is travelling, or someone whose journey is a sinful one – must fast on his journey.

Ruling 1686. Travelling during the month of Ramadan is not forbidden. However, travelling in order to escape fasting is disapproved(makruh). Similarly, travelling in general in the month of Ramadan is disapproved except for *'umrah* or because of necessity.

Ruling 1688. If a person makes a vow to keep a recommended(mustahab) fast but does not assign the day, he cannot keep that fast on a journey. However, in the event that one makes a vow that he will fast on a particular day on a journey, he must keep that fast on a journey. Furthermore, if one makes a vow to fast on a particular day whether he is travelling or not, he must fast on that day even if he is travelling.

Ruling 1689. A traveller can keep recommended fasts in Medina for three days for the fulfilment of wishes [i.e. for particular needs (*hājāt*) of his to be granted]; and the obligatory precaution is for those three days to be Wednesday, Thursday, and Friday.

Ruling 1690. If someone who does not know that a traveller's fast is invalid fasts on a journey and finds out the ruling during the day, his fast becomes invalid; and if he does not find out until *maghrib*, his fast is valid.

Ruling 1691. If a person forgets that he is a traveller or that a traveller's fast is invalid and fasts on a journey, then based on obligatory precaution, his fast is invalid.

Ruling 1692. If a fasting person travels after *zuhr*, he must, based on obligatory precaution, complete his fast; and in such a case, it is not necessary for him to make up that fast; and if he travels before *zuhr*, then based on obligatory precaution, he cannot fast on that day, particularly if he had made the intention to travel the night before. In any case, he must not do anything that invalidates a fast before reaching the permitted limit (*hadd al-tarakhkhus*), otherwise *kaffārah* becomes obligatory on him.

Ruling 1693. If a traveller in the month of Ramadan – whether he travelled before sunrise or he was fasting and then travelled – reaches his home town (*watan*) or a place where he intends to stay for ten days before *zuhr*, in the event that he did not do anything that invalidates a fast before reaching that place, he must, based on obligatory precaution, fast on that day and it is not obligatory on him to make it up; and if he did something that invalidates a fast before reaching that place, the fast of that day is not obligatory on him and he must make it up.

Ruling 1694. If a traveller reaches his home town or a place where he intends to stay for ten days after *zuhr*, then based on obligatory precaution, his fast is invalid and he must make it up.

Ruling 1695. It is disapproved for a traveller, and indeed anyone who has a legitimate excuse for not fasting, to have sexual intercourse or to eat and drink to his full during the day in the month of Ramadan.

WAYS OF ESTABLISHING THE FIRST OF THE MONTH

Ruling 1701. The first of the month is established in four ways:

1. a person sees the moon himself;
2. a group of people from whose statement one derives certainty or confidence say that they have seen the moon. Similarly, [the first of the month is established] by means of anything that one derives certainty from, or a rational source that one derives confidence from;
3. two just (*'ādil*) men say that they have seen the moon at night. However, if they describe attributes of the crescent that contradict one another, the first of the month is not established. Similarly, the first of the month is not established by the testimony of two

just men if one is certain or confident about them having made a mistake, or if their testimony is affected by a countervailing argument (*mu'ārid*), or by something that comes under the rule of a countervailing argument. For example, if a large group of the city's people go to sight the moon but no more than two just people claim to have sighted the moon; or, if a group of people go to sight the moon and two just people from among them claim to have sighted the moon and others do not sight it, while amongst those others there are two other just people who are as good in knowing the position of the crescent and are as sharp-sighted as the first two just people, and furthermore, the sky is clear and for those two there is no probable obstacle to seeing the moon; in these cases, the first of the month is not established by the testimony of two just people;

4. thirty days from the first of the month of Sha'bān pass, by means of which the first of the month of Ramadan is established; and thirty days from the first of the month of Ramadan pass, by means of which the first of the month of Shawwāl is established.

Ruling 1702. The first of the month is not established by the ruling of a fully qualified jurist (*al-hākim al-shar'ī*) unless by means of his ruling, or the first of the month being established in his view, one derives confidence in the moon having been sighted.

Ruling 1703. The first of the month is not established by the predictions of astronomers unless one derives certainty or confidence from their statements.

Ruling 1704. The moon being high or setting late is no evidence that the night before was the first night of the month. Similarly, if the moon has a halo, it is no evidence that it is the second night.

Ruling 1705. If the month of Ramadan is not established for someone and he does not fast, and afterwards it is established that the previous night was the first of the month, he must make up the fast for that day.

Ruling 1706. If the first of the month is established in a city, the first of the month will also be established in other cities that are united with it in the horizon. The meaning of 'unity of horizon' here is that if the moon is seen in the first city, it would also be seen in the second city if there were no obstacles, such as clouds. This brings about confidence in the case where the second city – if it is to the west of the first city – has a latitudinal position close to that of the first city; and if it is to the east of the first city, then in addition to closeness in latitudinal position, there must not be a large difference in the longitudinal position either.

Ruling 1707. If a person does not know whether it is the last day of Ramadan or the first of Shawwāl, he must fast on that day. However, if during the day he finds out that it is the first of Shawwāl, he must break his fast.

Ruling 1710. If a recommended fast of a woman conflicts with the conjugal rights of her husband, it is unlawful for her to keep it. Similarly, with regard to a fast that is obligatory but the day on which it must be kept has not been assigned – for example, a vow that [has been made to keep a fast, but the day of the fast] has not been assigned – if it conflicts with the conjugal rights of her husband, then based on obligatory precaution, the fast is invalid and it does not fulfil the vow. The same applies, based on obligatory precaution, if her husband forbids her to keep a recommended fast or an obligatory fast for which a day has not been assigned even if it does not conflict with his rights. And the recommended precaution is that she should not keep a recommended fast without his permission.

Ruling 1711. If a recommended fast kept by a child is a source of annoyance for his father or mother due to their compassion for him, it is unlawful for the child to keep it.

Ruling 1712. If a child keeps a recommended fast without the permission of his father or mother and during the day his father or mother forbid him to continue keeping his fast, in the event that the child's opposition may annoy the parent due to the parent's compassion for his or her child, the child must break his fast.

Ruling 1713. Someone who knows fasting will not cause him significant harm – even though a doctor says it is harmful for him to fast – must fast; and someone who is certain or supposes that fasting will cause him significant harm – even though a doctor says that it will not harm him – is not obliged to fast.

Ruling 1714. If a person is certain or confident that fasting will cause him significant harm, or he deems this probable, and the probability creates fear in him, in the event that his deeming it probable would be considered by rational people to be reasonable, it is not obligatory on him to fast. In fact, if that harm would result in him dying or losing a limb, then fasting is unlawful; otherwise, if he fasts with the intention of *rajā'* and afterwards he realises that it did not cause him any significant harm, his fast is valid.

Ruling 1715. If someone who believes that fasting does not harm him fasts and after *maghrib* he finds out that fasting has caused him significant harm, then based on obligatory precaution, he must make it up.

Ruling 1716. Apart from the fasts mentioned here, there are other unlawful fasts that are mentioned in more detailed books.

Ruling 1717. Fasting is disapproved on the Day of 'Āshūrā' and on the day that one doubts whether it is the Day of 'Arafah or Eid al-Adhā.

RECOMMENDED (*MUSTAHABB*) FASTS

Ruling 1718. Fasting on any day of the year – apart from the days on which fasting is unlawful or disapproved, which were mentioned previously – is recommended; and it has been recommended more to fast on some days, such as:

1. the first and last Thu rsday of each month, and the first Wednesday after the tenth of the month; and if someone does not fast on these days, it is recommended that he makes them up; and in the event that one cannot fast at all [on these days], it is recommended that he gives for each day one *mudd* of food or 12.6 *nukhud*s24 of minted silver25 to a poor person;

2. the 13th, 14th, and 15th of each month;

3. the entire month of Rajab and Sha'bān, or at least some days of these two months, even if only one day;

4. the Eid of Nawrūz;26

5. from the 4th to the 9th of Shawwāl;

6. the 25th and 29th of Dhū al-Qa'dah;

7. from the 1st to the 9th of Dhū al- Hijjah (until and including the Day of 'Arafah); however, if due to weakness from fasting one cannot recite the supplications (*du'ā'*s) of the Day of 'Arafah, then fasting on that day is disapproved;

8. the auspicious day of Eid al-Ghadīr (the 18th of Dhū al-Hijjah);

9. the day of Mubāhalah (the 24th of Dhū al-Hijjah);

10. the 1st, 3rd, and 7th of Muharram;

11. the joyous birthday of the Noble Messenger (S) (the 17th of Rabī' al- Awwal);

12. the 15th of Jamādī al-Awwal;

13. the day of Maba'th of His Eminence the Noble Messenger (S) (the 27th of Rajab).

If someone keeps a recommended fast, it is not obligatory on him to complete it. In fact, if a fellow believer invites him to eat, it is recommended for him to accept the invitation and to break his fast during the day, even if it is after *zuhr*.

TIMES WHEN IT IS RECOMMENDED (*MUSTAHABB*) FOR ONE TO ABSTAIN FROM THINGS THAT INVALIDATE A FAST

Ruling 1719. It is recommended for five types of people – even if they are not fasting – to abstain from things that invalidate a fast in the month of Ramadan:

1. a traveller who has done something that invalidates a fast and who reaches his home town or a place where he intends to stay for ten days before *zuhr*;

2. a traveller who after *zuhr* reaches his home town or a place where he intends to stay for ten days;

3. a sick person who gets better after *zuhr*, and similarly, if he gets better before *zuhr* and has done something that invalidates a fast. And in case he has not done anything that invalidates a fast, then based on obligatory precaution, he must fast on that day;

4. a woman whose *hayd* or *nifās* stops during the day;

5. a disbeliever who becomes a Musli m and who had done something that invalidates a fast before becoming a Muslim.

Ruling 1720. It is recommended for a fasting person to perform *maghrib* and *'ishā'* prayers before breaking his fast. However, if someone is waiting for him or he is very drawn to food – such that he cannot pray with presence of heart – it is better that he first breaks his fast. However, as much as he possibly can, he should perform the prayers within their prime time (*waqt al-fadīlah*).

Kalemaat e Qisaar / كلمات قصار

Note: With regrets, the commentary on the sayings in this chapter are not available in English, English readers may refer to transliteration for this only.

1۔ قال أمير المؤمنين عليه السلام: كَمْ مِنْ أَكْلَةٍ مَنَعَتْ أَكَلاَتٍ

Translation: Many a single eating prevents several eatings.

ترجمہ: اکثر اوقات ایک کھانا کئی کھانوں سے محروم کردیتا ہے۔

ہم نے اپنی زندگیوں میں خود ہی اسکا مشاہدہ کیا ہوگا۔ مثلا جن دنوں موسم تبدیل ہو رہا ہوتا ہے کھانے پینے میں تھوڑی بے احتیاتی کی اور بیمار ہو گئے اب کئ دنوں تک کچھ نہیں کھا پی رہے ہیں۔

امیر المونین عایہ السلام یہیں سے زندگی کے ایک حقیقت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں ۔ کبھی کبھار ایک فائدہ حاصل کرنے کی قیمت کے طور پر کئی مزید اور شاید اس سے اہم فائدوں سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔

عقلمند وہ ہے جو کوئی کام کرنے سے پہلے خوب اچھی طرح اس چیز کے نفع نقصان کو ہر لحاظ سے دیکھ لے ورنہ بعد میں نتیجہ دیکھ کر پشیمانی ہی اٹھانی پڑتی ہے ۔

Tarjuma: Aksar awqaat aik khaana kai khaano se mehroom kardeta hai.

Hum ny apni zindagion mein khud hi uska mushahida kya hoga. maslan jin dinon mausam tabdeel ho raha hota hai khanay peenay mein thori be ehtyati ki aur bemaar ho gaye ab kai dinon tak kuch nahi kha pi rahay hain .

Ameer ul Momineen (as) yahin se zindagi ki aik haqeeqat ki taraf ishara kar rahay hain. kabhi kabhar aik faida haasil karne ki qeemat ke tor par kai mazeed aur shayad is se ahem faido se haath dhona parta hai .

Aqalmand woh hai jo koi kaam karne se pehlay khoob achi terhan is cheez ke naffa nuqsaan ko har lehaaz se dekh le warna baad mein nateeja dekh kar pashemani hi uthani padtee hai .

2۔ قال أمير المومنين عليه السلام: الْفِكْرُ مرآةٌ صَافِيَةٌ

Translation: Thinking and pondering is the best and clear mirror (Alternate words: Deliberation, Meditation)

ترجمہ: غور و فکر۔ بہترین شفاف آئینہ ہے۔

آئینہ ایک ایسی شی ہے جسکے ذریعے انسان ایسی چیزوں کو دیکھ پاتا ہے جو ہوتی تو انتہائی قریب ہیں لیکن بغیر آئینہ کے نظر نہیں آتی ہیں۔ ساتھ ہی ان چیزوں کا عکس تب ہی واضح ہو گا جب خود آئینہ معیاری بھی ہو اور گردو غبار سے محفوظ ہو۔

امام علی مرتضی (علیہ السلام) انسان کے غوروفکر کرنے کو ایسے ہی شفاف آئینہ سے تشبیہ دیتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ یہ غور و فکر ہی ہے جو ہمیں کتنے ہی ایسے نئے نتائج تک لے جاتی ہے جو بصورت معلومات ،خام حالت میں ہمارے

پاس موجود ہوتے ہیں۔ سوچ بچار کے نتیجے میں جلوے آشکار ہو جاتے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ نتائج کچھ دور تو نہ تھے۔ ۱) زمین، آسمان، چاند، ، سورج، ستاروں، دریا، پہاڑ انکی خلقت کے بارے میں سوچیں تو اسی نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ کوئی ہے جس نے انہیں خلق کیا ہے، خود ہی نہیں بن گئے۔

۲) کئی دفعہ میت نگاہوں سے گزرتی ہے مگر جب انسان ٹھہر کر کچھ سوچتا ہے تو اپنی موت یاد جاتی ہے۔ یہ انسان کو اصلاح کی جانب لے جاتی ہے۔

Tarjuma : ghor o fikar. behtareen shafaaf aaina hai .

Aaina aik aisi shai hai jiske zariye insaan aisi cheezon ko dekh paata hai jo hoti to intahai qareeb hain lekin baghair aaine ke nazar nahi aati hain. sath hi un cheezon ka aks tab hi wazeh ho ga jab khud aaina mayaari bhi ho aur gardo gubhar se mehfooz ho .
Imam Ali Murteza (alayh is salaam) ensaan ke ghor-o-fikar karne ko aisay hi shafaaf aaina se tashbeeh dete hue farma rahay hain ke yeh ghhor o fikar hi hai jo hamein kitney hi aisay naye nataij tak le jati hai jo basoorat maloomat, khaam haalat mein hamaray paas mojood hotay hain. Soch bichaar ke nateejay mein jalwe aashkaar ho jatay hain aur aisa mehsoos hota hai ke yeh nataij kuch dur to nah they.

1)Zameen, aasman, chaand, , Sooraj , sitaron, darya, pahar unki khalqat ke baare mein sochen to isi nateejay par pahunchaty hain ke koi hai jis ne inhen Khalq kya hai, khud hi nahi ban gaye .
2) kayi dafaa maiyat nigahon se guzarti hai magar jab ensaan thehr kar kuch sochta hai to apni mout yaad aajati hai. yeh ensaan ko islaah ki janib le jati hai .

3–قال أمير المومنين عليه السلام: عَاتِبْ أَخَاكَ بِالإِحْسَانِ إِلَيْهِ، وَارْدُدْ شَرَّهُ بِالإِنْعَامِ عَلَيْهِ.

Translation: Admonish your brother (comrade) by good deeds and kind regards, and ward off his evil by favoring him.

ترجمہ: اپنے بھائی کو تنبیہ کرو اسکے ساتھ نیکی کر کے اور اسکے شر کا جواب لطف و کرم کے ذریعہ دو۔

بظاھر بھائی سے مراد دوست ساتھی بلکہ ہر وہ شخص جس سے کسی قسم کی قلبی شناسائی ہو۔ اور اس شناسائی کا حق یہ ہے کہ اس سے غلطی ہونے کی صورت میں اس سے بھلاء کی جائے اور اس بھلاء کے ذریعہ خود ہی اسکی آپ کے معاملے میں حق تلفی پر تنبیہ بھی ہو جائے گی اور یوں یہ اچھا انداز اسکے دل میں آپ کی محبت کا ایک اور بیج بو دے گا۔

Tarjuma : –apne bhai ko tanbeeh karo uskay sath neki kar ke aur uskay shar ka jawab lutf o karam ke zareya do .

Bazaahir bhay se morad dost ,saathi, balkay har woh shakhs jis se kisi qisam ki qalbi shanaasaai ho. Aur is shanaasaai ka haq yeh hai ke is se ghalti honay ki soorat mein is se bhalaai ki jaey aur is bhalaai ke zareya khud hi uski aap ke muamlay mein haq talfi par tanbeeh bhi ho jaey gi aur yun yeh achcha andaaz uskay dil mein aap ki mohabbat ka aik aur beej bo day ga .

4- قال أمير المومنين عليه السلام: مَنْ مَلَكَ استأثر: وَمَنِ اسْتَبَدَّ بِرَأْيِهِ هَلَكَ، وَمَنْ شَاوَرَ الرِّجَالَ شَارَكَهَا فِي عُقُولِهَا

Translation: One who acquires power cannot avoid favouritism. He who act solely according to his own opinion gets ruined and he who consults other people shares in their understanding.

ترجمہ: جو اقتدار حاصل کر لیتا ہے جانبداری کرنے لگتا ہے۔جو خود رائے سے کام لے گا وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو لوگوں سے مشورہ کرے گا وہ انکی عقلوں میں شامل ہو جائے گا۔

کہتے ہیں جب انسان کے پاس مال و دولت ، عزت ،شہرت ، مقام و منصب ، طاقت و حکومت آتی ہے تو وہ بدل جاتا ہے ۔ جبکہ وہ بدلتا نہیں ہے نکل کر سامنے آجاتا ہے اور جو صاحب قدرت ہو جاتا ہے وہ اس قدرت کو اپنی سمجھنے لگتا ہے اور اسکا نتیجہ یہ کہ فیصلوں میں بھی اور نعمتوں کے حصول میں بھی خود کو دوسروں پر فوقیت دیتا دکھائی دیتا ہے۔

Tarjuma : jo Iqtidaar haasil kar laita hai jaanbedaari karne lagta hai. Jo khud raaey se kaam le ga woh halaak ho jaey ga aur jo logon se mashwara kere ga woh unki aqlon mein shaamil ho jaey ga .

kehte hain jab ensaan ke paas maal o doulat, izzat, shohrat, maqam o mansab, taaqat o hukoomat aati hai to woh badal jata hai. Jabkay woh badalta nahi hai nikal kar samnay ajata hai aur jo sahib e qudrat ho jata hai woh is qudrat ko apni samajhney lagta hai aur uska nateeja yeh ke faislon mein bhi aur nematon ke husool mein bhi khud ko dosaron par foqiat deta dikhai deta hai.

5- قال أمير المؤمنين عليه السلام : الدَّهرُ يُخْلِقُ الأبْدَانَ، وَيُجَدِّدُ الآمَالَ، وَيُقَرِّبُ الْمَنِيَّةَ، ويُبَاعِدُ الأُمْنِيَّةَ مَنْ ظَفِرَ بِهِ نَصِبَ ومَنْ فَاتَهُ تَعِبَ

Translation: Time wears out bodies, renews hopes, brings death nearer and takes away aspirations. Whoever gets anything from the world lives in anxiety for holding it, and whoever loses anything passes his days grieving over the loss

ترجمہ: زمانہ جسموں کو کہنہ و بوسیدہ اور آرزووں کو تر و تازہ کرتا ہے۔ موت کو قریب اور آرزوؤں کو دور کرتا ہے۔جو زمانہ سے کچھ پا لیتا ہے وہ بھی رنج سہتا ہے اور جو کھو دیتا ہے وہ تو دکھ جھیلتا ہی ہے۔

انسان دن اور رات کی آنکھ مچولی میں محو رہتا ہے جبکہ انہیں روز و شب کا گزرنے والا ہر لمحہ اس ابن آدم پر اپنا اثر کر رہا ہوتا ہے۔ ہر آنے والا روز انسانی جسم کو پرانا بنا دیتا ہے اگر جدید علوم اور تحقیق حاضر کی رو سے بات کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے ہر روز ہمارے جسم کے کتنے خلیہ (cells) اپنی موت سے ہم کنار ہوتے ہیں اور یہ صرف انسان ہی کی حد تک محدود نہیں بلکہ ہر ذی روح حیوان ہو یا نبات چرند ہو یا پرند بلکہ شاید غیر جانداروں ہ بارے میں بھی یہ بات درست ہو کہ زمانے جسموں / چیزوں کو بوسیرہ کر دیتا ہے۔

لیکن ساتھ ہی زمانہ اپنی اس سیر میں ایک کام اور کرتا ہے وہ یہ کہ ہمارے اندر نئی امنگیں اور آرزویں پیدا کرتا ہے نہ

صرف یہ بلکہ پرانی امیدوں اور خواہشات کو جو شرمندۂ حقیقت نہ ہو پائیں اور ناکافی و نا مرادی کی تلخیاں اپنے پیچھے چھوڑ گئیں تھیں یہ زمانہ اسے بھی بھلا دیتا ہے گویا اس زمانے کا گزر اپنے ساتھ غفلت رکھتا ہے۔

یہ گردش زمانہ جہاں ایک طرف ہمیں اپنی زندگی کہ مراحل کی طرف دھکیل رہا ہے بچے کو جوان اور جوان کو بوڑھا بنا رہا ہے تو وہیں یہ توجہ کرنا بھی ضروری ہے کہ ہر راستہ کا اختتام موت پر ہے جس سے فرار نھیں اور ہماری پیش قدمی ہے۔ کہا جاتا ہے عمر روز و شب کے گزرنے کے ساتھ گھٹتی ہے (گزاری ہوء عمر میں اضافہ ہوتا ہے باقی ماندہ میں کمی)۔

تو یوں موت قریب سے قریب تر ہو جاتی ہے اور خواہشات کو پورے ہونے کا امکان کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ جو اس زمانے پر حاوی ہونے کی کوشش کرتا ہے اسکو اپنی گرفت میں لانے کی جستجو کرتا ہے وہ بھی بالآخر تھکتا ہے اور جو ناکام رہتا ہے تھکاوٹ اسکا بھی مقدر بنتی ہے.

Tarjuma : zamana jismon ko kuhna o boseedah aur arzuon ko tar o taaza karta hai. mout ko qareeb aur zzarzuo ko dur karta hai. Jo zamana se kuch pa laita hai woh bhi ranj sehta hai aur jo kho deta hai woh to dukh jhailta hi hai .

Insaan din aur raat ki aankhh macholi mein mehv rehta hai jabkay inhi roz o shab ka guzarnay wala har lamha is Ibne aadam par apna assar kar raha hota hai. Har anay wala roz insani jism ko purana bana deta hai agar jadeed uloom aur tahaqeeq haazir ki ro se baat karen to yeh baat samnay aati hai har roz hamaray jism ke kitney cells apni mout se hum kinar hotay hain aur yeh sirf ensaan hi ki hadd taq mehdood nahi balkay har Zee rooh; hewan ho ya nabat, charind ho ya parind balkay shayad ghair jandaroon hay baare mein bhi yeh baat durust ho ke zamana jismon / cheezon ko boseeda kar deta hai .

Lekin sath hi zamana apni is sair mein aik kaam aur karta hai woh yeh ke hamaray andar nai umangain aur aarzuen paida karta hai nah sirf yeh balkay purani umeedon aur khwahishaat ko jo sharmindae haqeeqat na ho payee(n) aur na kafi o na muraadi ki talkhiyan apne peechay chore gayeen theen yeh zamana usay bhi bhula deta hai goya is zamane ka guzar apne sath ghaflat rakhta hai .

Yeh gardishe zamana jahan aik taraf hamein apni zindagi ke marahil ki taraf dhakel raha hai bachay ko jawan aur jawan ko boorha bana raha hai to wahein yeh tawajjo karna bhi zaroori hai ke har raste ka ekhtataam mout par hai jis se faraar nahi aur hamari paish qadmi hai. kaha jata hai Umr roz o shab ke guzarnay ke sath ghatti hai (guzri hoi Umar mein izafah hota hai baqi mandah mein kami) .

To yun maut qareeb se qareeb tar ho jati hai aur khwahisaat ko pooray honay ka imkaan kam hota chala jata hai. Jo is zamane par haawi honay ki koshish karta hai usko apni girift mein laane ki justojoo karta hai woh bhi bil akhir thakta hai aur jo nakaam rehta hai thakawat uska bhi muqaddar banti hai .

6-قال أمير المؤمنين عليه السلام : مَنْ صَارَعَ الْحَقَّ صَرَعَهُ.

Translation: Whoever clashes with Truth would be knocked down by it.

ترجمہ : جو حق سے ٹکرائے گا حق اسے پچھاڑ دیگا۔

جو صحیح سچی بات کو قبول نہ کرے اور اسکے سامنے ضد اور ہڈدھرمی کرے گا تو نقصان دیر سویر اسی کا ہوگا اس لیے کہ دنیا کا نظام قیام حق پر ہے اور بقاء حق ہی کی ہے ۔

س۔ تو پھر ہر جگہ باطل کا زور کیوں ہے؟ ج۔انسان کو خدا نے اختیار دیا ہے کہ اپنے لیے راستہ خود طے کرے اور ساتھ میں بہترین (حق سے بھرپور) راستے کی ہدایت بھی کر دی۔ تو اپنے اختیار سے اپنے راستے کا تعین کرتا ہے اور نتیجے میں باطل بھی نظر آتا ہے۔

تو پھر حق کا بول بالا کیسے ہوا؟

حق کو چھوڑنا اور باطل کو اختیار کرنے کے نتائج نجی زندگی اور عمومی طور پرمعاشرے میں بہت واضح ہے۔معاشرے میں فساد اور ظلم حق کو چھوڑنے ہی کا نتیجہ ہے۔ شخصی زندگی میں جگہ جگہ نقصان اٹھانے کا ایک سبب وہ فیصلہ ہوتا ہے کہ حق اسکے اخلاق میں پوشیدہ ہوتا ہے۔

Tarjuma : jo haq se takrae ga haq usay pachaar degaa .

Jo sahih sachhi baat ko qubool na kere aur uskay samnay zid aur had dharmi kere ga to nuqsaan der sawair isi ka hoga is liye ke duniya ka nizaam qiyam haq par hai aur baqaa haq hi ki hai.
Sawaal: To phir har jagah baatil ka zor kyun hai? Jawaab: Insaan ko khuda nay ikhtiyar diya hai ke apne liye rasta khud tey kere aur sath mein behtareen (haq se bharpoor) rastay ki hidaayat bhi kar di. To apne ikhtiyar se apne rastay ka ta'ayyun karta hai aur nateejay mein baatil bhi nazar aata hai .
To phir haq ka bol baala kaisay huwa ?
Haq ko chhorna aur baatil ko ikhtiyar karne ke nataij niji zindagi aur umoomi tor par muashre mein bohat wazeh hain. Muashray mein fasaad aur zulm haq ko chorney hi ka nateeja hai. shakhsi zindagi mein jagah jagah nuqsaan uthany ka aik sabab woh faisla hota hai ke haq uskay akhlaq mein posheeda hota hai .

7– قال أمير المؤمنين عليه السلام : إِذَا حُيِّيْتَ بِتَحِيَّةٍ فَحَيِّ بِأَحْسَنَ مِنْهَا، وإِذَا أُسْدِيَتْ إِلَيْكَ يَدٌ فَكَافِئْهَا بِمَا يُرْبِي عَلَيْهَا، وَالْفَضْلُ مَعَ ذلِكَ لِلْبَادِئِ

Translation: If you are met with a greeting, give better greetings in return. If a hand of help is extended to you, do a better favour in return, although the credit would remain with the one who was first.

ترجمہ : جب تمہیں کوئ تحیت (تحفہ\سلام وغیرہ) دیا جائے تو اس سے بہتر واپس کیا کرو اور جب کوئ نعمت دی جائے تو اس سے بڑھ کر اسکا بدلہ دو لیکن اسکے بعد بھی فضیلت اسکی رہے گی جو پہل کرتا ہے۔

معالم دین اسلام مکارم اخلاق انسانی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب کوئی تمھارا اکرام کرتے ہوئے تمھارے ساتھ کوئ نیکی کرے تو تم نہ صرف اسے قبول کرلوبلکہ اس سے بہتر انداز میں پلٹاو۔اور جب تمھیں کوئ اپنے پس نعمتوں میں سے کچھ دے تو تم اس سے بہتر چیز کے ذریعہ اسکا جواب دو۔

تحیت عربی زبان میں greeting کو کہتے ہیں حَیَّاکَ یعنی خدا آپ کو حیات دے اور یہ وقت ملاقات ایک دوسرے کو بولا جاتا تھا اسلام نے اسے سلام علیکم سے بدل دیا اور اسی کو ثقافت دینی کا حصہ بنا دیا۔ اور یوں سلامتی ، امن اور محبت کو لوگوں کے درمیان شعار قرار دیا۔

تحیت اپنے معنی میں وسعت رکھتا ہے ، صرف سلام ہی تحیت نہیں بلکہ تحفہ دینا بھی تحیت ہے۔ یعنی اگر تمھیں تحفہ دیا جائے تو تم بھی تحفہ دو بلکہ اس سے بڑھ کر دو۔مگر اس کے باوجود نیکی، بھلاء اور محبت کا جواب اچھا دینا اس میں پہل کرنے جیسا کبھی نھیں ہو سکتا اور پہل کرنے والا پہلے ہی بازی لے چکا ہے۔

Tarjuma : jab tumhe koy Taheet (tohfa \ salaam waghera) diya jaey to is se behtar wapas kya karo aur jab koy Nemat di jaey to is se barh kar uska badla do lekin uskay baad bhi fazeelat uski rahay gi jo pehal karta hai .

Ma'aalim e deene islam makaarim e akhlaq e insani hain. Un me se aik yeh hai ke jab koi tumhara Ikram karte hue tumhare sath koy neki kere to tum nah sirf usay qubool karlo balke is se behtar andaaz mein paltao. Aur jab tumhen koi apne pas nematon mein se kuch day to tum is se behtar cheez ke zareya uska jawab do .
Tahit arabi zabaan mein greeting ko kehte hain . 'Hayyak(a)' yani khuda aap ko hayaat day aur yeh waqte mulaqaat aik dosray ko bola jata tha islam ne usay salaam alaikum se badal diya aur isi ko Saqaafate deeni ka hissa bana diya. aur yun salamti, aman aur mohabbat ko logon ke darmain sha'aar qarar diya .
Tahit –apne maienay mein wu'sat rakhta hai, sirf salaam hi Tahit nahi balkay tohfa dena bhi Tahit hai. yani agar tumhen tohfa diya jaey to tum bhi tohfa do balkay is se barh kar do. magar is ke bawajood neki, bhalaai aur mohabbat ka jawab achaa dena is mein pehal karna jaisa kabhi nahe ho sakta aur pehal karne wala pehlay hi baazi le chuka hai .

8- قال أمير المؤمنين عليه السلام : مَنْ حَذَّرَكَ كَمَنْ بَشَّرَكَ

Translation: Whoever warns you against sins and vices is like the one who gives you good tidings

ترجمہ : جو تمھیں کسی خطرے سے ڈرائے گویا اس نے تمھیں سلامتی \ کامیابی کی بشارت دی ہے۔

طبع انسانی ہے کہ اسے آرام و راحت کی باتیں سننا پسند ہے، آفتوں خطروں زحمتوں کی باتوں سے مرغوب نھیں رہتا ہے۔ اسی لیے ان کے بارے میں بات کرنے والے کو زیادو سننے کا دل نھیں کرتا بنسبت اسکے جو راحت و آسانیی کی بات کرے۔جبکہ حقیقت حال یہ ہے کہ وہ جو خطروں سے ڈرتا ہے اس کی بات میں ایک خوشخبری چھپی ہے۔سلامتی کی خوشخبری کہ اگر اسے خطرے کے حوالے سے حفاظتی انتظامات کہ لیے تو سلامت رہوگے پس عقلمند ڈرانے والے کو خوشخبری دینے والے (راحت و آسانی کی بات کرنے والا) سے کم پسند نھیں کرے گا۔

Tarjuma:Jo tumhen kisi khatry se darae goya is ne tumhen salamti \kamyabi ki basharat di hai

Tab' e insani hai ke usay aaraaam o raahat ki baaten sunna pasand hai, afaton, khatron zahmaton ki baton se Marghoob nahe rehta hai. isi liye un ke baray mein baat karne walay ko zyado sunnay ka dil nahe karta banisbat uskay jo raahat o aasaani ki baat kare. Jabkay haqeeqate haal yeh hai ke woh jo khatron se darta hai is ki baat mein aik khushkhabri chupi

hai. Salaamti ki khushkhabri ke agar usay khatray ke hawalay se hifazati intizamaat ke liye to salamat rahooge pas aqalmand darane walay ko khushkhabri dainay walay (raahat o aasani ki baat karne wala) se kam pasand nahe kere ga .

9- قال أمير المؤمنين عليه السلام : شَرُّ الإِخْوَانِ مَنْ تُكُلِّفَ لَهُ

Translation: The worst comrade is he for whom formality has to be observed

ترجمہ : بدترین بھائی وہ ہے جسکے لیئے زحمت اٹھانا پڑے۔

ایک بھائی انسان کے لیئے بمنزلہ نفس ہوتا ہے۔ یعنی جو موجود ہے اس کے لیئے حاضر ہو اور جو خود کے لیئے نہیں ہے اسے اس کے لیئے حاصل کرنے کے تکلیف میں نہ پڑے۔اور اگر آپس میں رشتہ تکلفات پر مبنی ہے تو یہ بدترین دوستی ہے۔ کہ یہ باہمی راحت اور آسانی کو ختم کر دیتی ہے۔

الکافی : حارث اعور نے ایک روز امیر المومنین علمیہ سلام سے کہا میں چاہتا ہوں آپ میرے گھر میں کچھ کھانا کھا کر میری عزت افزائی کریں۔تو امامؑ نے فرمایا : ہاں اس شرط پر کہ میرے لیئے کوئ تکلف نہیں کرو گے۔امام ع اسکے ساتھ اسکے گھر چلے گئے ۔ اس نے امام ع کے آگے روٹی کا ایک ٹکڑا رکھ دیا اور جیب سے کچھ دینار نکال کر اجازت مانگی کہ کچھ لے آؤں ۔ امام ع نے فرمایا جو تمہارے گھر کا تھا وہ یہی روٹی کا ٹکڑا ہے ۔

Tarjuma : bad tareen bhai woh hai jisske lie zahmat uthana parre .

aik bhai ensaan ke lie bamanzilate nafs hota hai. yani jo mojood hai is ke lie haazir ho aur jo khud ke lie nahi hai usay is ke lie haasil karne ki takleef mein nah parre. aur agar aapas mein rishta takallufaat par mabni hai to yeh bad tareen dosti hai. ke yeh baahami raahat aur aasani ko khatam kar deti hai .
Al Kaafi : Haris A'war nay aik roz Ameer al-momineen علمیه سلام se kaha mein chahta hon aap mere ghar mein kuch khana kha kar meri izzat afzaai karen. to Imam(As) naay farmaya : haan is shart par ke mere lie koy takalluf nahi karo ge. Imam(AS) uskay sath uskay ghar chalay gaye. Us naay imam(as) ke agay roti ka aik tukda rakh diya aur jaib se kuch dinar nikaal kar ijazat maangi ke kuch le aon. Imam(as) nay farmaya jo tumhare ghar ka tha woh yahi rooti ka tukda hai'.

10- قال أمير المؤمنين عليه السلام : مَوَدَّةُ الآبَاءِ قَرَابَةٌ بَيْنَ الأبْنَاءِ، وَالْقَرَابَةُ إِلَى الْمَوَدَّةِ أَحْوَجُ مِنَ الْمَوَدَّةِ إِلَى الْقَرَابَةِ

Translation: Mutual affection between fathers creates a relationship between the sons. Relationship is more in need of affection than affection is of relationship

(المودۃ یعنی محبت، القرابہ یعنی رشتہ داری)

ترجمہ : بڑوں کی محبتیں بچوں میں قرابتوں کا باعث بنتی ہے۔

محبت قرابت کی اتنی محتاج نہیں جتنی قرابت محبت کی محتاج ہوتی ہے۔

قرابت عام طور پر رشتہ داری کہ معنی میں استعمال ہوتا ہے۔رشتہ داری ہم نسب ہونے سے ہوتی ہے۔ اور رشتہ خون کا ہوا کرتا ہے ۔ اسکا اپنا ذاتی اثر ہوا کرتا ہے جیسا وہ حدیث ہمیں سمجھاتی ہے جس میں فرمایا کہ کوئ اگر غضبناک (غصہ کی حالت میں) ہو تو اسکا ذی رحم (رشتہ دار) اسے تھام لے اسکا غصہ کم ہو جائگا ۔ یہ رشتہ داری کا اپنا اثر ہے۔ مگر اس کی روح اور جان قرابت قلبی اور باہمی مودت و محبت سے ہوتی ہے۔ اور یہ اگلی نسلوں تک بھی عادۃً تبھی منتقل ہوتی ہے جب پچھلی نسلیں اس آبِ مودت سے سینچے ورنہ رشتہ داری تو ہوتی ہے مگر برائے نام۔

پھر امام علی ع نے قرابت اور مودت میں ایک فرق فرمایا: کسی سے محبت ہونے کے متعدد اسباب ہیں ۔ ایک سبب رشتہ داری بھی ہے کہ کسی سے انسان محبت کرتا ہے صرف اس بنیاد پر کہ وہ اسکا رشتہ دار ہے لیکن کوئ ضروری نہیں کہ رشتہ دار ہو تبھی محبت ہوگی بلکہ اسکے بغیر بھی محبت ہو جاتی ہے اور بھرپور انداز میں ہوتی ہے۔ مگر اس کے برعکس رشتہ داری اپنے اثر رکھنے میں محبت اور الفت کی شدت سے محتاج ہے۔ اور جہاں ہم رشتہ داروں کو دور محسوس کرتے ہیں اصل سبب محبت کی کمی ہوتی ہے۔

(‘Al Mawadda’ yani mohabbat, ‘Al Qaraaba’ yani rishta daari)

Tarjuma : barron ki muhabbaten bachon mein qaraabato ka baais banti hai .
Mohabbat qaraabat ki itni mohtaaj nahi jitni qaraabat mohabbat ki mohtaaj hoti hai .

Qaraabat aam tor par rishta daari ke maienay mein istemaal hota hai. rishta daari hum nasb honay se hoti hai. aur rishta khoon ka hwa karta hai. uska apna zaati assar hwa karta hai jaissa woh hadees hamein samjhtee hai jis mein farmaya ke koi agar ghazabnak (gusse ki haalat mein) ho to uska Zee reham (rishta daar) usay thaam le uska gussa kam ho jaega. Yeh rishtedaari ka apna assar hai. Magar is ki rooh aur jaan qaraabate qalbi aur bahami mawaddat o mohabbat se hoti hai. aur yeh agli naslon tak bhi aadatan tabi muntaqil hoti hai jab pichli naslen is aab e mawaddat se seenche warna rishtedaari to hoti hai magar baraey naam .
Phir imam Ali a nay qaraabat aur mawaddat mein aik farq farmaya : kisi se mohabbat honay ke mutaa’ddid asbaab hain. aik sababe rishtedaari bhi hai ke kisi se ensaan mohabbat karta hai sirf is bunyaad par ke woh uska rishta daar hai lekin koy zaroori nahi ke rishta daar ho tabi mohabbat hogi balkay uskay baghair bhi mohabbat ho jati hai aur bharpoor andaaz mein hoti hai. Magar is ke bar aks rishtedaari apne assar rakhnay mein mohabbat aur ulfat ki shiddat se mohtaaj hai. Aur jahan hum rishtedaaron ko dur mehsoos karte hain asal sabab mohabbat ki kami hoti hai .

11– قال علیه السلام : احْذَرُوا نِفَارَ النِّعَمِ فَمَا كُلُّ شَارِدٍ بِمَرْدُودٍ

Translation: Keep on guard against the slipping away of blessings because not everything that runs away comes back.

ترجمہ : نعمتوں کے چلے جانے سے ڈرو کیونکہ بھاگ جانے والی چیز کو پلٹانا ممکن نہیں ہوتا۔

نعمت کا درست احساس عام طور پر اس وقت ہوتا ہے جب چھن جاتی ہے۔ ہم صحت مند ہیں ضروریات پورے کرنے کو جیتے ہیں تعلیم حاصل کرنے کے اچھے مواقع ہیں اسے غنیمت جانے چاہیئے احساس کرنا چاہیئے کہ یہ دینے والے کا احسان ہے اور اسکا حق ادا کرنا چاہیئے۔

Tarjuma : Nematon ke chalay jane se daro kyunkay bhaag jane wali cheez ko paltana mumkin nahi hota .

Nemat ka durust ehsas aam tor par is waqt hota hai jab chin jati hai. Hum sehat mand hain zaroriaat poooray karne ko jeetay hain ta'leem haasil karne ke achay mawaqay hain usay ghanemat janna chahie, ehsas karna chahie ke yeh dainay walay ka ahsaan hai aur uska haq ada karna chahie .

12– قال علیه السلام : خِيَارُ خِصَالِ النِّسَاءِ شِرَارُ خِصَالِ الرِّجَالِ: الزَّهْوُ وَالْجُبْنُ وَالْبُخْلُ، فَإِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ مَزْهُوَّةًلَمْ تُمَكِّنْ مِنْ نَفْسِهَا

Translation: The best traits of women are those which are the worst traits of men, namely: vanity, cowardice and miserliness. Thus, since the woman is vain, she will not allow anyone access to herself;

ترجمہ: کچھ ایسی صفات ہیں جو عورتوں کے لئے بہترین صفات ہیں جبکہ مردوں کے لئے بدترین صفات ہیں۔ اس میں سے ایک افتخار (تکبّر و خودپسندی) ہے۔۔۔ کے اگر عورت اپنی ذات مین خودپسند ہوگی، خود کو کسی (غیر مرد) کے حوالے نہیں کرے گی۔

تکبر اور خود پسندی کا شمار نا صرف برے اخلاق میں ہوتا ہے بلکے اسے کفر کی پہلی سیڑھی اور عقل کا دشمن قرار دیا گیا ہے اور یوں بدترین صفت جانا ہے۔

لیکن ساتھ ہی جب عورت کی بات آتی ہے توچونکہ مردوں کی نسبت باعث سکون قرار دیا ہے نتیجتا ان کی نگاہوں کا مرکز ہوتی ہیں اور یوں اس لحاظ سے قدر بڑھ جاتی ہے لہذا بد نگاہوں سے بچائے رکھنے اور فساد پھیلنے سے روک تھام کے طور پر عورت کے خمیر میں خود پسندی کو شامل کیا گیا ہے۔ جبھی خوشنمائی اور سنگھار اسکی پہچان بنی

عورت جب اپنے وقار میں رہے گی تو نامحرم کو یوں محسوس ہوگا کہ جی یہ تو گھانس نہیں ڈالتییہاں دال نہیں گلے گی۔

پس افراد بھی بے راہروی سے محفوظ رہیں گے اور سماج کا بھی ڈھانچہ (خاندانی نظام/family system) برقرار رہے گا۔

Tarjuma : kuch aisi sifaat hain jo aurton ke lie behtareen sifaat hain jabkay mardon ke le bad tareen sifaat hain. Is mein se aik Iftikhar (taqqabur , khud pasandi) hai. .. ke agar aurat apni zaat mean khud pasand hogi, khud ko kisi (ghair mard) ke hawalay nahi kere gi .

takabbur aur khud pasandi ka shumaar na sirf buray akhlaq mein hota hai balke usay kufar ki pehli seerhi aur aqal ka dushman qarar diya gaya hai aur yun bad tareen sifat jana hai .

Lekin sath hi jab aurat ki baat aati hai to chunke mardon ki nisbat baais e sukoon qarar diya hai natijatan un ki nigahon ka markaz hoti hain aur yun is lehaaz se qadr barh jati hai lehaza bad nigahon se bachaey rakhnay aur fasaad phelnay se rok thaam ke tor par aurat ke khameer mein khud pasandi ko shaamil kya gaya hai. Jabhi khushnumai aur singhaar uski pehchan bani.

Aurat jab apne Waqaar mein rahay gi to namahram ko yun mehsoos hoga ke jee yeh to ghaans nahi daalti yaha daal nahi galay gi. Pas afraad bhi be raah rawi se mehfooz rahen ge aur samaaj ka bhi dhancha (khandaani nizaam/family system) barqarar rahay ga.

13- قال علیه السلام : اللَّجَاجَةُ تَسُلُّ الرَّأْيَ

Translation: Stubbornness steals away the ability to visualize correctly .

ترجمہ : ہٹ دھرمی فیصلہ کرنے کی صلاحیت چھین لیتی ہے۔

جب کسی بات پر گفتگو کی جاتی ہے اور ہم انسان اپنے زاویے (angle) سے کسی چیز کو دیکھتے ہوئے کسی نتیجے پر پہنچنا چاہتا ہے اور کسی کو قانع کرنا چاہتا ہے تو یہاں ایک دوراہا ہے۔

انسان انصاف کے ساتھ حقیقت جاننے اور سمجھنے کی طرف بڑھے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اگر اسے اپنا دیکھنے کا انداز غلط یا نامکمل محسوس ہوگا تو اسے بدل لے گا اور یوں ہٹدھرمی اسے صحیح بات سمجھنے میں مانع بنے گی۔یا وہ اس گفتگو کے ذریعے برتری (dominance) ثابت کرنا چاہتا ہے جسکے نتیجے میں صحیح فیصلہ تک پہنچنا اہم نہ رہے گا۔ اور اپنے سوچنے کے انداز کے غلط ہونے کی گنجاۂش ہی نہ دے گا ۔ اور ضد اور ہٹدھرمی کی راہ اپنائے گا اور نتیجہ کے طور پر اصل حقیقت تک نہ پہنچ سکے گا۔

Tarjuma : Hatdharmi faisla karne ki salaahiat chean layti hai .

Jab kisi baat par guftagu ki jati hai aur hum insaan apne zawiye (angle) se kisi cheez ko dekhte hue kisi nateejay par pohanchna chahte hai aur kisi ko Qaney karna chahte hai to yahan aik do raha hai .

>Insaan insaaf ke sath haqeeqat jannay aur samajhney ki taraf barhay jiska nateeja yeh hai ke agar usay apna dekhnay ka andaaz ghalat ya namukammal mehsoos hoga to usay badal le ga aur yun hat dharmi usay sahih baat samajhney mein maney banay gi. >Ya woh is guftagu ke zariye bartari (dominance) saabit karna chahta hai jisske nateejay mein sahih faisle tak pohanchna ehem na rahay ga. Aur apne sochnay ke andaaz ke ghalat honay ki gunjaish hi nahi day ga. Aur zid aur hatdharmi ki raah apnae ga aur nateeje ke tor par asal haqeeqat tak nah pohoch sakay ga .

14- قال علیه السلام:من أطاع التواني ضيع الحقوق و مَن اَطَاعَ الوَاشِيِ ضَيَّعَ الصَدِيقَ

Translation: He who is a sluggard loses his rights and he who believes in the backbiter loses his friend.

ترجمہ : جس کسی نے سہل انگیزی کو اپنا شعار بنایا اس نے کئ حقوق ضائع کیے، جس نے چغلخور کی بات مانی وہ اپنے دوستوں کو کھو بیٹھتا ہے۔

چغلخوری ایک بیماری ہے جو لوگوں کے بیچ محبت ختم کر دیتی ہے۔آپ کو بھی زندگی میں شائد تجربہ رہا ہو۔کسی دوست کہ بارے میں کوئ عیب وغیرہ پتا چلے خصوصاً کوئ بات جس میں اس کی طرف سے آپ کی حق تلفی ہو تو اگر آپ نے چغلخور کو جھٹلا دیا اور اپنے دوست کو بریٔ الزمہ قرار دیا تو آپ نے اس کی دوستی اور خور کا حق ادا کیا لیکن اگر اس کی بات مان لی تو یہیں سے دوست اور محبت کے پودے کی جڑیں آپ کے دل میں کمزور پڑ گئ اور دوستی کا زوال ہے۔

Tarjuma :Jis kisi ne sehl angezi ko apna sha'aar banaya is ne kai haqooq zaya kie ,Jis ne chugalkhoor ki baat maani who apne doston ko kho baithta hai .

Chughl khori aik bemari hai jo logon ke beech mohabbat khatam kar deti hai. aap ko bhi zindagi mein shaed tajurbah raha ho. kisi dost ke baarey mein koy aib waghera pata chalay khususan koy baat jis mein is ki taraf se aap ki haq talfi ho to agar aap ne chugalkhoor ko jhutla diya aur apne dost ko baree uz zimma qaraar diya to aap ne is ki dosti aur Khwr ka haq ada kya lekin agar is ki baat maan li to yahin se dosti aur mohabbat ke pouday ki jarrain aap ke dil mein kamzor par gai aur dosti ka zawaal hai.

15- قال علیه السلام: سَيِّئَةٌ تَسُوءُكَ خَيْرٌ عِنْدَاللهِ مِنْ حَسَنَةٍ تُعْجِبُكَ

Translation: The sin that displeases you is better in the view of Allah than the virtue which makes you proud.

ترجمہ : وہ گناہ جس سے تو ناراحت ہو جائے اس اچھائی سے بہتر ہے جو خود پسندی کا باعث بنے۔

انسان کا خدا کی معصیت کرنا اپنی کسے خواہش کو خدا کی مرضی اور فیصلے پر مقدّم کرنے کا باعث ہوتا ہے اور یہ ایک طرح کی جرأت اور بغاوت ہے۔

مگر یہ چیزیں ذو جہات (multidimensional) ہوتی ہے اور مجموعی طور پر (overall) جب چیزوں کے درمیان تقابل کیا جائے تب صحیح نتائج سامنے آتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ امام نے جب اس معصیت کو کہ جس کے بعد انسان کو احساس ندامت (guilt) ہو اس اچھے کام سے بہتر قرار دیا جس کے بعد انسان خود پسندی اور اتراہٹ کا شکار ہو جائے۔ اور اس کا راز یہ ہے کہ ندامت کی وجہ سے انسان خود کو رب العالمین کے سامنے چھوٹا اور ذلیل محسوس کرتا ہے اور خدا کے آگے احساس تواضع اور بندگی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ جبکہ خود پسندی انسان کو متکبر بناتی ہے اور تکبر انسان کو لباس بندگی سے عریاں کر دیتا ہے اور یوں خدا سے دور ہو جاتا ہے۔

ہاں لیکن گناہ سے بچنا اس سے توبہ کرنے کے مقابلے میں آسان ہے۔

Tarjuma : woh gunah jis se too naarahat ho jaye is achchai se behtar hai jo khud pasandi ka baais banay .

Insaan ka khuda ki masiat karna apni kisay khwahish ko khuda ki marzi aur faislay par muqaddam karne ka baais hota hai aur yeh aik terhan ki jur'at aur baghaawat hai .
Magar yeh chezyn zu jehet (multidimensional) hoti hai aur majmoi tor par (overall) jab cheezon ke darmain taqabul kya jaye tab sahih nataij samnay atay hain .
Yahi wajah hai ke imam(as) ny jab is masiat ko ke jis ke baad ensaan ko ehsase nedamat (guilt) ho is achay kaam se behtar qarar diya jis ke baad ensaan khud pasandi aur utraahat ka shikaar ho jaye. Aur is ka raaz yeh hai ke nedamat ki wajah se ensaan khud ko rabbul alameen ke samnay chota aur zaleel mehsoos karta hai aur khuda ke agay ehsase tawazo aur bandagi se barh kar koi cheez nahi. Jabkay khud pasandi Insaan ko mutakabbir banati hai aur takabbur Insaan ko libaase bandagi se uryaan kar deta hai aur yun khuda se dur ho jata hai.
Han lekin gunah se bachna is se tauba karne ke muqablay mein aasan hai.